Regd. E. P. No 861

رجسٹرڈ ای پی نمبر ۸۶۱

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

ہفت روزہ

بدر

قادیان

ایڈیٹر:۔ صلاح الدین ملک ایم۔ اے

اسسٹنٹ ایڈیٹر:۔ محمد حفیظ بقاپوری

شرح چندہ سالانہ چھ روپے

فی پرچہ ۰۲/

تواریخ اشاعت ۷ - ۱۴ - ۲۱ - ۲۸

جلد ۳ | ۱۴ احسان ۱۳۳۳ہش - ۱۲ شوال ۱۳۷۳ھ - ۱۴ جون ۱۹۵۴ء | نمبر ۲۴

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت

ربوہ ۲ جون۔ حضور کی طبیعت کل اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی رہی۔ الحمد للہ اس کے بعد کوئی اطلاع موصول نہیں ہوئی۔ شنید ہے کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کراچی تشریف لے گئے ہیں۔ احباب حضور کی صحت و سلامتی کے لئے اپنی مخلصانہ دعائیں جاری رکھیں۔

عید سعید

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عہد مبارک کا ذکر کر دو تو اس خوشگوار یاد پر ہر ایک مسلمان کا دل بلیوں اچھلنے لگتا ہے۔ پھر اس کا دل بعد حسرت و اندوہ کہتا ہے کاش میں بھی اس وقت ہوتا تو صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کی طرح قربانیاں کرتا اور میرا نام بھی زندۂ جاوید ہو جاتا۔ اے احمدی! کیا آپ کے دل میں بھی یہ جذبہ موجود ہے؟ آپ اگر حضور صلعم کے عہد سعادت مہد میں ہوتے تو کیا آپ حتماً مانتے ہیں کہ آپ اعلیٰ درجہ کی قربانیاں کرتے؟ کیا یہ سچ ہے کہ آپ میں صحابہ کرام کا مثیل بننے کا جذبہ پایا جاتا ہے؟ آپ کہیں گے کہ جب علماء دہر نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو رد کیا۔ آپ کی تکفیر کی۔ میں نے بفضل تعالیٰ حضور کی شناخت کی توفیق پائی۔ اور آنحضرت صلعم کے زمانہ جیسی قربانیوں کا موقعہ ملا۔ اقارب۔ اہل محلہ۔ گاؤں یا شہر والوں۔ ہم قوم افراد اور اہل ملک کی مخالفت بھی۔ ان کی تکالیف جسمانی ان کے ہاتھوں ناگفتہ مظالم برداشت کئے واللہ تعالیٰ نے امام موعودؑ کے ذریعہ جب من انصاری الی اللہ کی منادی کی تو میں نے والہانہ انداز میں لبیک اللھم لبیک کہا۔ دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا عہد باندھا جان۔ مال اور عزت کو قربان کرنے کا عزم بالجزم کیا۔ اور اب بھی بعونہٖ تعالیٰ اس پر قائم ہوں۔ اور اللہ تعالیٰ کے حضور بصد عاجزی ہوں کہ ہر لحظہ مجھ میں زیادہ سے زیادہ جوش عمل پیدا کرے۔ میری مساعی کو قبول فرمائے۔

اے احمدی بھائی! انفرادی رنگ میں تو ہم کسی ایک کو کچھ نہیں کہہ سکتے البتہ ہم مجموعی حالت کا جائزہ لیتے ہیں۔ یا اجتماعی رنگ میں تمام افراد کی مساعی کا نتیجہ کیا نکلتا ہے بجٹ ہی کو لیجئے اپریل ۱۹۵۴ء میں اختتام پذیر ہونے والے مالی سال میں اس سے گزشتہ سال کی نسبت قریباً چھتیس ہزار روپیہ چندہ کم وصول ہوا۔ اور موجودہ رفتار بھی انتہائی طور پر غیر تسلی بخش ہے۔ جو احباب قربانی میں کمی نہیں کرتے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو جزائے خیر دے۔ لیکن اگر سو فیصدی افراد عہد بیعت نبھائیں تو کیوں چندہ پہلے سے نہ بڑھ جائے جبکہ نئے افراد بھی شامل جماعت ہوتے رہتے ہیں اور کئی نئے نوجوان ملازمت اختیار کر لیتے یا تجارت میں لگ جاتے ہیں آمد میں اتنی بھاری کمی سے عہدیداران جماعت کی آنکھیں کھل جانی چاہئیں اگر عہدیدار پوری نگرانی فرماتے۔ تو یقیناً ایسی صورت حالات پیدا نہ ہوتی۔

اے دوستو! کیا آپ کا دل یہ مان لے گا کہ سلسلہ کے کام بند کر دیئے جائیں۔ تبلیغ میں کمی کر دی جائے مبلغوں کو کہہ دیا جائے کہ آپ کسی کی خلافت کا چکر نہ لگائیں اور صرف ہاتھ پر ہاتھ دھرے گھروں میں بیٹھے رہیں۔ آپ کا کام صرف تنخواہ وصول کرنا باقی رہ گیا ہے۔ باہر سے جو ڈاک آئے تو اس ریمارک کے ساتھ فائل کر دی جائے کہ افسوس نہ ہمارے پاس ڈاک کے لئے گنجائش ہے اور نہ سٹیشنری کے لئے۔ عہد بیعت جماعت باندھے اور رضائے الٰہی کی امیدوار بنے اور صحابہ کرامؓ کی مثیل بننے کی دعویدار ہو تو خدا را غور فرمائیں کیا سلسلہ کے کاموں کی سرانجام دہی کے لئے غیر از جماعت افراد کے سامنے ہاتھ پھیلائے جائیں۔ کیا آپ کی غیرت اس امر کی اجازت دیتی ہے؟ اور وہ لوگ اعانت بھی کیوں کرنے لگے ہر عہدہ دار اور ہر فرد جماعت کو ان امور پر غور کرنا چاہئیے۔ ہم جو کچھ بوئیں گے اس کا پھل اخروی زندگی میں پائیں گے۔ اگر ہم عہد بیعت کا ایفاء نہیں کرتے اور جنتی زندگی کی توقع رکھتے ہیں تو یہ سراسر خوش فہمی ہے اور اگر ہمارا عمل احکام الٰہی کے تابع ہے تو مبارک ہو کہ عید سعید ہماری زندگی کا ہر لمحہ ہے جس کی خوشی دم بدم ترقی پذیر ہے

نکوشید اے جوانان تا بدیں قوت شود پیدا
بہار و رونق اندر روضۂ ملت شود پیدا

✻ **درخواست دعا۔** میاں مولا بخش صاحب مادر پور شدید بیمار ہو کر آٹھ دن سے داخل ہسپتال ہیں۔ احباب ان کی صحت عاجلہ کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

تعزیت۔ افسوس کہ مکرم جی ایم عنایت اللہ صاحب نسیم تاجر بنگلور کی بچی عزیزہ امۃ الحمید بعمر ۴ ½ سال چند دن کی علالت کے بعد اپنے مالک حقیقی سے جا ملی۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ احباب کرام دعا فرمائیں کہ عزیزہ کو اللہ تعالیٰ والدین کے لئے ذخر بنائے اور اس کا نعم البدل عطا کرے نسیم صاحب کے خاندان کو متواتر صدمات آئے ہیں۔ اس سے قبل قلیل عرصہ میں ان کا نوجوان بھائی اور پھر ان کے والد بزرگوار داغ مفارقت دے چکے ہیں۔ احباب ان کی پریشانیوں کے رفع ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔

اخبار احمدیہ قادیان

قادیان ۱۴ جون۔ جماعت کی طرف سے عید کی تقریب کے تعلق میں مہمان خانہ میں بعد عصر قریباً ڈیڑھ درجن قادیان اور باہر کے غیر مسلموں کو مدعو کیا گیا۔ اور چائے اور مٹھائی سے ان کی تواضع کی گئی۔ جناب پنڈت گورکھ ناتھ صاحب ایم۔ ایل۔ اے۔ جناب لالہ خیراتی رام صاحب سرپنچ بٹالہ (ممبر آل انڈیا کانگرس) اور جناب پنڈت جگدیش چندر صاحب شکلا جنرل سیکرٹری ٹاؤن کانگرس بٹالہ) باوجود سخت اندھیری کے اور گاڑی چھوٹ جانے کے محض اس تقریب کی خاطر موٹر کار کا انتظام کر کے تشریف لائے۔ سلسلہ کی طرف سے جناب مولوی عبدالرحمن صاحب جٹ ناظر اعلیٰ۔ جناب شیخ عبدالحمید صاحب عاجز ناظر امور عامہ اور جناب حکیم خلیل احمد صاحب ناظر تعلیم و تربیت اور جناب ڈاکٹر بشیر احمد صاحب انچارج احمدیہ شفاخانہ اور خاکسار (ایڈیٹر بدر) نے شرکت کی۔ (اس تقریب کے مختصر کوائف الگ درج کئے گئے ہیں)

۸ جون۔ مکرم چوہدری خلیل احمد صاحب ناصر دکن سے ربوہ جاتے ہوئے امرتسر سے گزرے خاکسار (ایڈیٹر بدر) اور دو اور دوستوں نے ان کو الوداع کیا۔ ماشاء اللہ تعالیٰ ان کو خائز المرام کرے اور بخیریت منزل مقصود پر پہنچائے۔ نیز ایڈیٹر قادیان ۳۰ مئی۔ خلیل احمد صاحب لاہور واپس پہنچ گئے۔

۵ جون۔ ڈاکٹر شاہ احمد صاحب بنگوی مع والدہ محترمہ کے لائلپور واپس چلے گئے۔

۶ جون۔ ڈھاکہ سے سید شکیل احمد صاحب طالب علم ایم۔ ایس سی کلاس پسر مکرم حکیم خلیل احمد صاحب ناظر تعلیم و تربیت وارد دارالامان ہوئے

۸ جون۔ غلام احمد صاحب (کلرک بیت المال ہدو بہ) ربوہ واپس چلے گئے۔

۹ جون۔ محمد بشیر صاحب عبیؔ پسر مکرم امام الدین صاحب جہلمی مرحوم ریٹائرڈ سپرنٹنڈنٹ محکمہ بجلی لاہور چھاؤنی قادیان آئے۔

ولادت .. ۱۰ جون۔ محمد یوسف صاحب گجراتی کارکن محکمہ تعمیر کے ہاں آج رات بچی تولد ہوئی۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔ ✻

بھائی عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے رانا آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔

تقریر مکرم چوہدری خلیل احمد صاحب ناصر

۳۰ مئی کو مسجد مبارک میں جو تقریر مکرم چوہدری خلیل احمد صاحب ناصر ایم۔اے مبلغ انچارج امریکہ نے فرمائی سوائے اس حصہ کے جو آپ کا لاہور کی تقریر سے ملتا ہے بقیہ درج ذیل کیا جاتا ہے۔ لاہور کی تقریر الگ درج کی جا رہی ہے۔

آپ نے فرمایا۔ کہ آٹھ سال قبل کا قادیان بھلائے نہیں بھول سکتا۔ اس وقت کی مجالس احباب اور ان کا محور ہمارا آقا ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا نظارہ آنکھوں کے سامنے آتا ہے ہمارے لئے اس بدلی ہوئی دنیا میں سے گزرنا ضروری ہے اس لئے کہ روحانی جماعتوں پر ایسے حالات ضرور آتے ہیں۔ اور بعض جماعتوں پر کئی صدیوں تک ممتد رہے۔ اس لئے ان حالات کا جماعت احمدیہ پر وارد ہونا ضروری ہے۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ جماعت کو اس ابتلاء سے جلد نکالے اور دنیا اللہ تعالیٰ کی خاطر جلد مسخر ہو جائے۔

مجھے ۱۹۴۹ء میں امریکہ تبلیغ کے لئے روانہ کیا گیا تھا۔ یورپ اور بالخصوص امریکہ کی تبلیغ کا ذکر کرنے سے قبل وہاں کے حالات کا ذہن میں لانا ضروری ہے۔ ان ممالک کا ماحول اور زندگی کی چال ڈھال یہاں کی فضاء سے یکسر بیگانہ ہے۔ ہمارے کارکنوں کو مال اور ماحول اور ذرائع کے لحاظ سے ان لوگوں کے بالمقابل ہزارواں حصہ بھی میسر نہیں۔ امریکہ میں مشکلات اور بھی زیادہ ہیں۔

امریکہ جاہ و حشمت کا مالک ہے۔ اور بڑا ملک ہے۔ اس کی آبادی سترہ کروڑ ہے دنیا کی ساری دولت سمٹ سمٹا کر وہاں جمع ہو گئی ہے۔ تمام دنیا میں جو بھی ترقی ہو رہی ہے۔ اس میں بالواسطہ یا بلاواسطہ امریکہ کا حصہ ہے۔ دوسری جنگ عظیم کے بعد ساری مغربی طاقتوں میں سے صرف امریکہ ہی ایسی طاقت ہے جسے نہ صرف ضعف ہی نہیں پہنچا بلکہ تمام دنیا کو اپنے پاؤں پر کھڑا کرنے میں اس کا بہت حصہ ہے۔ امریکنوں کو یہ احساس ہے کہ وہ اپنی امداد سے تمام ممالک کو کھڑا کر رہے ہیں۔ اور تمام دنیا کی لیڈر شپ ان کے ہاتھ میں ہے۔ اس احساس برتری کے ہوتے ہوئے ان پر اسلام کی برتری اور فوقیت ظاہر کر کے ان کو منوا لینا جس قدر مشکل ہے ظاہر ہے۔ ایک یورپین جب اسلام قبول کرتا ہے تو اسے اس پر قائم رہنے کے لئے بہت زیادہ قربانی کرنی پڑتی ہے۔ مثلاً کھانے کا وقت ہے۔ وہ سور کا گوشت یا غیر ذبیحہ نہیں کھائے گا۔ ان کے بغیر وہ گزارہ کرے تو جہاں باہر نکلے گا غیر محرم مرد اس کی جوان بہنوں کی ملاقات کے لئے آئے ہوئے ہوں گے۔ اسی طرح نوجوان عورتیں اس کو ملنے کے لئے موجود ہوں گی۔ غرضیکہ قدم قدم پر اسے ماحول کی مخالفت اس کو مول لینا ہو گی۔ اسی لئے متعدد یورپین حقانیت اسلام کے قائل رہتے ہوئے بھی چونکہ اس فضاء کے بالمقابل اسلامی فضاء نہیں پاتے کہ جس میں وہ سما سکیں اس لئے مجبوراً کٹ جاتے ہیں۔

یہ لوگ ایک اہم سوال کرتے ہیں کہ اگر اسلام کو ایسی فوقیت حاصل ہے تو مسلمانوں کی کونسی ایسی جماعت ہے جس کا کردار سب سے اعلیٰ اور بلند ہو۔ سو عملی پہلو کے لحاظ سے جماعت احمدیہ کے افراد کے لئے ضروری ہے کہ وہ پوری طور پر اسلام پر کاربند ہو کر ایک اعلیٰ نمونہ قائم کریں تاکہ ایسی جماعت کے وجود کے باعث اس سوال کا جواب دیا جا سکے۔

امریکہ کے احباب وہاں کے تبلیغی اخراجات نوے فی صدی مہیا کرتے ہیں۔

مجھے فلپائن جانے کا بھی موقعہ ملا وہاں بھی ہمارا لٹریچر جاتا ہے۔ وہ لوگ اس امر کے لئے بے تاب ہیں کہ احمدی مبلغ وہاں بھجوا دیا جائے۔

عید کے تعلق میں ایک تقریب

۲۴ رجون کو غیر مسلم احباب کو عید کے تعلق میں جو مدعو کیا گیا تھا اس موقعہ پر مکرم حکیم خلیل احمد صاحب ناظر تعلیم و تربیت نے تقریر کرتے ہوئے بیان فرمایا کہ اس تقریب پر مسلم و غیر مسلم احباب کے اجتماع سے تقسیم ملک سے قبل کے ایسے اجتماعات کی یاد تازہ ہو گئی اور اس سے بہت خوشی ہوئی۔ ۱۹۴۷ء میں تقسیم ملک کے موقعہ پر جو ناخوشگوار واقعات ہوئے انہیں بھلا دینا چاہیئے تاکہ تمام طبقات میں باہم رواداری اور صلح و آشتی کے رشتے استوار ہوں۔

بعد ازاں مکرم سردار مہر سنگھ صاحب باجوہ اکالی لیڈر نے تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ آج کی تقریب سے تقسیم ملک سے قبل کی ایسی تقریبات اور ان کا خوشگوار سماں یاد آ گیا جو ہم مسلم و غیر مسلم مل کر کالج یا شہر سیالکوٹ یا اپنے وطن میں مناتے تھے۔ ہمارے لئے یہ ضروری ہے کہ تقسیم ملک کے موقعہ پر ہونے والے قابل نفرین واقعات کی یاد کو بھلا دیں تا پھر باہمی تعلقات درست ہوں اور سرزمین ہند ترقی کر سکے۔ کیونکہ بھارت کی ترقی کے لئے کامل اتحاد و اتفاق درکار ہے اور اس کا حصول ان تلخ ایام کی یاد بھلائے بغیر نہیں ہو سکتا۔

بعد ازاں مکرم پنڈت گورکھ ناتھ صاحب ایم۔ ایل۔ اے نے اپنی تقریر میں فرمایا کہ تقسیم ملک کے وقت جو کچھ ہوا وہ جنون تھا۔ اور ہر سنجیدہ شخص کا ندامت کے باعث سر جھک جاتا ہے۔ قادیان میں احمدی دو تین صد کی تعداد میں ٹھہرے رہے۔ ان حالات میں ٹھہر جانا یقیناً ان کی بہادری اور دلیری اور شجاعت کا ثبوت ہے۔ اگر یہ نہ ہوتے تو ایسی جیسی تقریب بھی میسر نہ آ سکتی جو محض ان کے قیام کے باعث ہی میسر آئی ہے۔ اسی طرح وہ غیر مسلم جو پاکستان میں ٹھہرے رہے وہاں ان کا ٹھہرنا بھی قربانی کا رنگ رکھتا ہے۔ ہر دو طرف احمدیوں اور غیر مسلموں کے قیام نے یہ موقعہ بہم پہنچایا ہے کہ اکثریت اقلیت سے رواداری کا سلوک کرے۔

میرے نزدیک تقسیم ملک کے وقت کے جنون کو بھولنا نہیں چاہیئے بلکہ اسے یاد رکھ کر اس سے سبق حاصل کرنا چاہیئے۔ اگر احمدی دوست قادیان میں نہ ہوتے تو ہمیں اس قسم کی اچھی تقریب اور ایسی باتوں کا پنجاب میں احساس نہ ہوتا۔ بیشک ہندوستان کے دوسرے علاقوں میں مسلمان موجود ہیں۔ لیکن اس کی ایسی ہی مثال ہے کہ پنجاب میں آگ مشتعل تھی۔ جبکہ ہندوستان کے دوسرے حصوں میں صرف اس کا سینک پہنچتا تھا۔ مشرقی پنجاب میں ان حالات کی یاد اور ان سے سبق انہی احمدیوں کی وجہ سے حاصل ہوتے ہیں۔ بیشک قادیان میں ٹھہرے ہوئے احمدیوں کو ہند کے آئین میں مساوی حقوق حاصل ہیں۔ لیکن عملاً ان کو بہت سی تکالیف برداشت کرنی پڑیں جن کا ایک حصہ ابھی تک باقی ہے۔ عرصہ تک وہ اپنے اہل و عیال سے مجبوراً جدا رہے۔ اور اب بھی بعض کے اہل و عیال ان سے جدا ہیں۔ ہم لوگ ان پر ترس اور رحم کھاتے ہیں۔ لیکن رحم اور ترس کا سوال نہیں۔ بھارت واسی ہونے کی وجہ سے حقوق کا دیا جانا فرض ہے۔ اور ان دونوں میں بہت فرق ہے

بالآخر مکرم مولوی عبد الرحمٰن صاحب جٹ امیر مقامی و ناظر اعلیٰ نے اس تقریب میں شرکت کرنے والے غیر مسلم احباب کا شکریہ ادا کیا اس طرح یہ مفید تقریب اختتام پذیر ہوئی۔

لجنات اماء اللہ

ایک سابقہ اشاعت میں بھارت کی لجنات اماء اللہ کو توجہ دلانے کے لئے بیرون بھارت کی لجنات کی سرگرمیوں کا ذکر کیا گیا تھا۔ ذیل میں بھی بعض ایسی لجنات کی رپورٹوں کا اختصاراً درج کیا جاتا ہے

اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ اطفال و خدام اور انصار کے علاوہ خواتین احمدیت بھی سرگرم عمل ہوں تا احمدیت کی گاڑی کے کل پرزوں میں سے کوئی بیکار نہ ہو بلکہ سب ہی تعلیم و تربیت اور تبلیغ میں نہ صرف مصروف ہوں بلکہ مسابقت کا طریق اختیار کئے ہوئے ہوں۔

پٹس برگ (امریکہ) بہن علیہ شہید سیکرٹری لجنہ تحریر کرتی ہیں کہ ماہ نومبر ۱۹۵۳ء میں ہم نے دو اجلاس کئے۔ ہم اپنے تعلیمی پروگرام کو بڑھانے کی کوشش کر رہی ہیں۔ بہنوں نے بازار کو کامیاب بنانے کے لئے بہت محنت کی جس میں ہم نئی اور پرانی اشیاء فروخت کرتی ہیں۔ ماہ دسمبر میں بھی دو اجلاس منعقد کئے۔ بازار لگایا گیا جس میں تقریباً اڑھائی صد روپے کی بکری ہوئی ہم نے تین ماہ کے چندہ کا نصف قریباً پچاس روپے مرکز کو بھیج دیئے ہیں۔ ہماری سوشل میٹنگس میں پانچ عیسائی ممبرات حاضر ہوئیں۔ اس ماہ میں ہم نے چودہ پمفلٹ تقسیم کئے۔ جنوری ۱۹۵۴ء میں دو اجلاس منعقد ہوئے۔ حاضری پہلے کی نسبت زیادہ تھی۔ پرانی اشیاء کی فروخت سے قریباً ۱۸۰/ روپے نفع ہوا۔ جس سے ہم نے مشن کی چند ضروری اشیاء خریدیں۔ ۱½ ماہ سے ہم پرانے احمدیوں کو واپس لانے کے لئے کوشاں ہیں۔ جو چندہ مانگے جانے پر جماعت سے الگ ہو گئے تھے۔ ہم ان کے پاس جاتے رہتے اور جلاس بھی کرتے ہیں۔ BRADDOCK اس شہر میں تقریباً چالیس بچے ہیں۔ ہمارے تمام ممبر پٹس برگ۔ ہوم سٹیڈ۔ ڈکیس اور شہر مذکور سے وہاں جاتے ہیں۔ ہمارے کام کی کامیابی کیلئے دعائیں کی جائیں

بہن موصوفہ نے لجنہ مرکزیہ ربوہ کو یہ بھی تحریر کیا ہے کہ آپ ہمارے ساتھ خط و کتابت جاری رکھیں اور مرکزی لجنہ کے حالات سے ہمیں آگاہ کرتی رہیں کیونکہ ربوہ کے حالات سن کر ہمیں بہت خوشی ہوتی ہے اور ہم یہ معلوم کرنا چاہتی ہیں کہ آپ وہاں کیسے کام کرتی ہیں۔ تاہم امریکی احمدی مستورات بھی آپکے کام میں شمولیت اختیار کر سکیں۔ احمدی بہنیں آپ سب احمدی بہنوں کو محبت بھرا سلام عرض کرتی ہیں۔ براہ مہربانی حضور اقدس کی

(بقیہ صفحہ ۱۱ پر)

شذرات

آستین کے سانپ

ہمعصر "پرتاپ" جالندھر نے لکھا ہے:-

"جس پنڈت نہرو نے ہندوستان کا چوتھائی حصہ بلا چون وچرا اس کے دشمنوں کے حوالہ کر دیا ہے کون سمجھائے کہ جو مسلمان ہندوستان میں رہ گئے ہیں ان میں بھی مارِ آستین بیٹھے ہیں..... وہ ہر ایک تحریک کی حمایت کرتے ہیں جس کی زد ہندوستان پر پڑتی ہے وہ ہر اس مسلمان کے گرد ہو جاتے ہیں جو مسلمانوں کو وطن پرستی کی راہ پر ڈالتا ہے۔ اور ہر اس مسلمان کے ساتھ جو ہندوستان کا بدخواہ ہے"

(۶؍۹؍۵۷ ص ۲)

یہ ہے نظریہ اس محب وطن کا جس کے ماتھے پہ ہندو لکھا ہے۔ جو دوسرے فرقہ کو محض اس لئے مارِ آستین قرار دیتا ہے کہ وہ مذہبًا اسلام سے وابستہ ہے۔ آیئے ہم ٹھنڈے دل سے غور کریں۔ آیا اگر ہم ایک دوسرے سے اس نہج سے پیش آئیں تو کیا امر منافرت کا بیج بونے کے مترادف نہ ہوگا؟ ایک حکایت میں بوڑھے نے مرتے دم اپنے بچوں کو اتفاق واتحاد کی تلقین کی تھی۔ اور تنکوں کی ایک مٹھی کے انفرادی اور اجتماعی طور پر توڑنے کا عمل کروایا تھا بھارت کے بابائے سیاست آنجہانی گاندھی جی نے نہایت اخلاص اور ہمدردی سے ہمیشہ فرقہ وارانہ تعصب سے ہمیں باز رکھنے کی سعی کی۔ اگر ہم ایک دوسرے سے مس بیہیو کرنے لگیں تو کیا حکومت بھارت کی شاندار عمارت ان بنیادوں پر استوار ہو سکتی ہے۔ کہ جس کے لئے مادرِ وطن کے سپوتوں نے قربانیاں دیں؟ نہیں بلکہ دھڑام سے نیچے گر پڑے گی۔ اس گلستان کو گاندھی جی نے اپنے قیمتی خون سے سینچا اور جانِ عزیز اس پر نچھاور کر دی اور جس کی شب و روز خون پسینہ ایک کر کے پنڈت نہرو جی آبیاری کرتے چلے آرہے ہیں۔ اگر ہم اس منافرت کی خلیج کو وسعت دیتے رہیں گے۔ تو ان مخلص رہبران وطن کی نخلِ امید ہرگز بارآور نہ ہوگی۔ اور ان کی اور مادرِ وطن کے مایۂ ناز سپوتوں کی قربانیاں بے ثمر رہیں گی اور اس کے لئے ہم اور ہمارا تعصب اور بے اتفاقی اور کینہ توزی ذمہ دار ہوں گے۔

اگر ہم بھارت کے باغ کو ہرا بھرا اور بار آور دیکھنا چاہتے ہیں تا ہم اور ہماری نسلیں اس کے لذیذ پھلوں سے بہرہ ور ہوں تو ہمیں یہ نکتہ ہمیشہ یاد رکھنا چاہئیے کہ ہم ہر قیمت پر اتحاد کو برقرار رکھیں اور ملکی معاملات میں فرقہ واریت کو راہ نہ پانے دیں۔ دیکھیئے اتحاد کو پارہ پارہ کر کے مشرقی پاکستان نے کیا گل کھلایا ہے اور اس کا نتیجہ کیسے کہ سارا ملک بھگت رہا ہے۔

علماء کی حالت

جب رہبرانِ دین کا دامنِ متاعِ ایمان و اخلاص سے تہی ہو جاتا ہے۔ تو تجدید دین کے لئے اللہ تعالےٰ سامان پیدا فرماتا ہے۔ اللہ تعالےٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ وعدہ فرمایا کہ وہ امتِ مسلمہ میں ایک حصہ کو ہمیشہ اقامتِ دین کے لئے کھڑا کرتا رہے گا۔ اس زمانہ میں جو تمام گذشتہ زمانوں سے فساد و فتن سے بڑھ گیا تھا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ہدایت کے لئے مامور فرمایا تمام علماء نے تکفیر کا حربہ چلایا۔ ان مکفرین علماء میں اہلحدیث بھی تھے۔ ان کی اپنی حالت ان کی اپنی زبانی سنئے۔ کیا ایسی صورت میں وہ کسی دوسرے کو کافر کہنے کا حق رکھتے تھے جبکہ ان کو ذاتی مفاد عزیز رہتا ہے۔ اہلحدیث کانفرنس کے نقیب ماہنامہ "ترجمان" دہلی ماہ جون کے شمارہ میں تحریر کرتے ہیں:-

"ہندوستان کی جماعت اہلحدیث کے افراد اجتماعی زندگی گذارنے کے نہ پہلے ہی عادی تھے اور نہ اب ہیں۔ اور یہ ایک حقیقت ہے کہ اس انتشار کی لپیٹ اور رجحان نے جماعت کے بیڑے کو پار ہونے سے باز رکھا ہے۔ اور اب جبکہ دوسری جماعتوں میں اتحاد کی سرگرمی جاری ہے۔ تو ہماری جماعت بھی کروٹ لے رہی ہے۔ مگر یہ کروٹ بھی امید افزا نہیں۔ ہم اس بات پر ایمان رکھتے ہیں کہ جو بھی جماعت یا انجمن ذاتی مفاد کے لئے بنے گی اس کے افراد میں آج نہیں تو کل ایک دوسرے کے خلاف شبہات و شکوک پیدا ہو کر اتحاد کو ختم کر دیں گے۔ اس لئے ہنگامی محفل سجانے سے زیادہ متاعِ اخلاص کی ضرورت ہے۔" (ص ۳۱)

یہ کافر گری!

اسی پر بس نہیں۔ ان کے جبہ و دستار کے پردہ میں اور بھی بہت کچھ ہے۔ ہر جگہ اسلام کی یہ حالت ہے۔ کیونکر مسلمان ترقی کر سکتے ہیں۔ ان سے علماء کو کوئی غرض نہیں۔ ان کی بلا سے اگر مراکز اسلام خطرے میں ہوں ایک دوسرے کو زندیق و ملحد ثابت کرنے کے لئے ان کے اوقات گرامی وقف ہیں۔ تربیتِ امت یا غیر ممالک اور اپنے وطن میں اشاعتِ دین سے ان کو کوئی سروکار نہیں چنانچہ "اہلحدیث" نے لکھا ہے کہ

"بگھو اگر انٹ ضلع بستی میں فروری میں ایک مناظرہ ہونا قرار پایا تھا کہ جس میں اہلسنت کا مناظرہ اہلحدیث و دیوبندی مسلمانوں کو کافر۔ مرتد۔ ملحد۔ زندیق ثابت کرتا اور اہلحدیث و دیوبندی مناظر اپنے اور اپنی جماعت کو مسلمان ہونے کا صحیح ثبوت دیتا"

(۶؍۵؍۱)

جو جال یہ ڈھنگ پہلے تھی سو اب بھی ہے۔ اللہ تیرا رحم!

اللہ سے تمسخر۔ پناہ بخدا!

بھاکرا کی بڑی نہر کے افتتاح کے موقعہ پر ایک وزیر نے کہا کہ ہماری عورتیں عموماً دیوتاؤں کی تلاش میں مندروں اور گوردواروں میں جاتی ہیں۔ لیکن انہیں معلوم نہیں کہ یہ بخیر ہی دیوتا ہیں صحیح طور پر ان انجینئروں کو سمجھنا چاہیئے" ویر پرتاپ ۵؍۵؍۲)

عبادت کا تعلق ہماری روحانی نجات سے ہے۔ اور اس کے متعلق ہمیں نہایت سنجیدگی سے غور و فکر کرنے کی ضرورت ہے اخروی زندگی کا دارومدار اسی پر ہے اس بارہ میں ہمیں ہنسی کے طور پر ہمیں کوئی بات نہیں کہنی چاہیئے۔ خصوصًا سیکولر حکومت کے وزیر کا ریمارک نہایت بے جوڑ ہے اسلام تو ہمیں بتوں تک کو برے الفاظ سے ذکر کرنے سے منع کرتا ہے ہم اللہ تعالےٰ کا ذکر استخفاف کے رنگ میں کیوں کریں؟ اگر بھارت کے انجینئر عبادت کے لائق ٹھہرنے لگیں تو ترقی یافتہ ممالک کے انجینئروں اور سائنس دانوں کے لئے یہ وزیر معلوم کون سا درجہ باقی سمجھتے ہیں۔

کون افضل۔ گائے یا عورت؟

ہندو عورتوں کو طلاق کا حق دلانے کے مطالبہ پر پارلیمنٹ میں بمبئی کے ممبر مسٹر کھانڈے کرنے ایسے ممبران کو رجعت پسند بتایا کہ جو صنف نازک کے تحفظ کرنے کے مقابلہ میں جانوروں کے تحفظ پر زیادہ زور دیتے ہیں۔ اس قسم کے لوگ گائے کو ماتا کہتے ہیں اس کی حفاظت کے لئے اقدام کرتے ہیں۔ لیکن اصل ماتا کو نظرانداز کر دیتے ہیں۔

ممبر موصوف نے بات پتہ کی کہی ہے ہمارے ہم وطنوں کو اس پر پورا غور کرنا چاہیئے۔

اسلام کی فتح

شانتی پرکاش آریہ مناظر نے ایک مضمون "آریہ ویر" جالندھر شہر میں اس بارہ میں تحریر کیا کہ توہم پرستی نے بھارت کو غلامی کے گہرے گڑھے میں دھکیلا۔ اس میں آپ تحریر کرتے ہیں کہ

"خود اسلامی تاریخوں میں اسلام کی فتح کا کارن ہندوؤں کی بت پرستی اور توہمات پرستی کو بتایا ہے۔" (۵؍۵؍۲۱)

اور اس مضمون میں حضرت محمد بن قاسم فاتح ہند کی فتح ہند کے واقعہ کا ذکر کیا ہے۔

یہ امر قابل غور ہے۔ بھارت واسیوں کو چاہیئے کہ بت پرستی ترک کرنے کے لئے مہم چلائیں یہ تجربہ ہو چکا ہے کہ یہ نہایت نقصان دہ شے ہے مسلمان اس کے دور کرنے میں یقینًا کامل معاونت کریں گے۔

قرآن کی مہجوریت

اہلحدیث رسالہ "ترجمان" بابت ماہ جون "عربی مدارس کا نصاب تعلیم" کے زیر عنوان حضرت مولانا فضل الرحمن صاحب باقی لیکچرار کلکتہ یونیورسٹی تحریر فرماتے ہیں۔

"یہ واقعہ ہے کہ مسلمانوں کے ادبار و تنزل کا واحد سبب قرآن کی طرف سے ان کی بے اعتنائی ہے.....

"یہ بے اعتنائی صرف عام تعلیم یافتہ طبقہ ہی پر نہیں پائی جاتی بلکہ میں اپنے ہفت سالہ تعلیمی تجربہ کی بناء پر کہ ان سات برسوں میں نہ صرف ہند و پاک بلکہ تبت۔ افغانستان۔ بخارا۔ عرب وغیرہ کے طلباء کی نفسیات سے واقف ہوتے کے مواقع مجھے حاصل ہوتے ہیں۔ بلا تامل یہ کہہ سکتا ہوں کہ طلباء علوم عربیہ کے قلوب (باقی صفحہ ۹ پر)

مذاہب عالم کانفرنس جاپان میں اسلامی تعلیم کی حقانیت و برتری کا اظہار

جامعۃ المبشرین ربوہ میں مکرم چوہدری خلیل احمد صاحب ناصر ایم۔ اے انچارج امریکہ مشن کی تقریر

مورخہ ۳۰ رمئی بروز جمعرات صبح ۹ بجے زیر صدارت مولوی ابو العطاء صاحب جالندہری پرنسپل جامعۃ المبشرین مکرم چوہدری خلیل احمد صاحب ناصر ایم۔ اے انچارج امریکہ مشن نے ایک تقریر فرمائی۔ جس میں آپ نے اپنے مخصوص سفر جاپان کا (جہاں کہ آپ "ورلڈ ریلیجنز کانفرنس" میں اسلامی نمائندہ کے طور پر تشریف لے گئے تھے) کا ذکر فرمایا۔

تقریر شروع کرتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ ایک مبلغ جب اپنے مرکز ربوہ میں آتا ہے تو ان روحانی نعمتوں اور برکتوں کے حصول کے لئے بے تاب ہوتا ہے۔ جو کہ یہاں کے روحانی ماحول اور فضاء سے حاصل ہو سکتی ہیں۔ باہر کی دنیا میں اور خصوصاً یورپین ممالک میں لوگوں کی تہذیب و تمدن اور ان کا ماحول ایسا ہے کہ ہر وقت ابتلاء کا باعث ہو سکتا ہے۔ اور وہاں کی فضاء روحانی نقطۂ نظر سے زہریلی ہے۔

اصل موضوع شروع کرتے ہوئے فرمایا کہ جاپان کی آبادی تقریباً آٹھ کروڑ ہے۔ اور اس کی آبادی گنجان ہے۔ باوجود کثرت آبادی کے اور باوجود اس کے کہ جنگ عظیم دوئم کی وجہ سے ان کی اقتصادی و معاشی حالت تباہ ہو چکی تھی۔ ان کا دوبارہ اپنے معیار زندگی کو قائم کر لینا حیران کن ہے۔ جاپان جنگ کی وجہ سے تباہ ہو چکا تھا۔ ہیروشیما اور ناگاساکی [illegible] بم کی وجہ سے مکمل تباہ ہوئے۔ علاوہ ازیں ٹوکیو شہر بھی پچپن فیصدی مسمار ہو چکا تھا۔ اور لاکھوں جانیں تلف ہو گئی تھیں۔ جنگ کے اختتام کے بعد عملی طور پر امریکنوں کا وہاں قبضہ ہو گیا۔ امریکنوں نے باوجود قبضہ کرنے کے وہاں کی اقتصادی حالت بحال کرنے میں مدد دی اور ان لوگوں میں پھر سے آزادی کی روح پیدا کرنے لگے۔ اور ایسا دستور بنایا کہ جس میں شنٹو ازم کو بالکل الگ کر دیا۔ اور شہنشاہ کو آسمان سے اتار کر زمین پر رکھ دیا۔ جہاں وہ قبل از جنگ خدا سمجھا جاتا تھا۔ وہاں اب وہ اس منصب کو کھو چکا ہے۔ جس کی وجہ سے مذہبی اور روحانی طور پر جاپانیوں کے پورے نظام کو ایسی شکست دی گئی کہ انہیں ایک خلا نظر آنے لگا۔ اور انہیں رہنمائی کی تلاش ہوئی۔ اس خلا کو پُر کرنے کے لئے امریکنوں کی طرف سے اس وقت پندرہ سو مشنری کام کر رہے ہیں۔ اور علاوہ ازیں جاپانیوں کے لوکل عیسائی مشنری بھی اب کام کر رہے ہیں۔ مگر اس کے باوجود عیسائیت ان کی روح کو حقیقی تسلی نہیں دے سکی۔ اور نہ ہی شنٹو ازم کو آسانی سے چھوڑ سکتے ہیں۔ جہاں جاپانیوں کو سیاسی طور پر آزادی ملی اور برسر اقتدار آنے کا موقعہ ملا۔ وہاں مذہبی طور پر بھی انہیں ترقی کرنے کی خواہش پیدا ہوئی۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ کئی لوکل موومنٹس و (MOVEMENTS) قائم ہو گئی ہیں۔ ان میں سے ایک موومنٹ اناناٹیکو ہے جس نے کہ فیصلہ کیا تھا کہ ورلڈ ریلیجنز کانفرنس ہو اور اس کے موضوع پر تقاریر ہوں۔ چونکہ ہمارا رسالہ "مسلم سن رائز" جاپان بھی جاتا تھا۔ اسے دیکھ کر انہیں ہمارے مراکز کا علم تھا۔ اس لئے انہوں نے ہمیں بھی اس کانفرنس میں شمولیت کی دعوت دی۔ چنانچہ مرکز ربوہ کی طرف سے مجھے ۱۱ رمارچ ۱۹۵۷ء کو یہ ارشاد موصول ہوا کہ میں اس کانفرنس میں شرکت اختیار کروں۔ چنانچہ میں وہاں گیا۔ مجھے اناناٹیکیو موومنٹ کے ممبروں کے اخلاص پر رشک آتا ہے۔ نہایت مستعدی سے وہ کام کرتے ہیں۔ ہر ایک بیرونی ممالک سے جانے والے نمائندہ کا انہوں نے ذاتی طور پر جا کر استقبال کیا۔ اور نہایت عمدہ طور پر مہمان نوازی اور خاطر تواضع کی۔ پہلے دن انہوں نے جاپانی طرز کا کھانا پیش کیا۔ مگر دوسرے دن ہی جب معلوم ہوا کہ یہ انتظام ٹھیک نہیں تو پھر ہر ملک کے باشندوں کے لئے ان کے ملک کا کھانا پیش کرنے کا انتظام کر دیا گیا۔ ان میں سے کئی ایک ممبران نے ساری ساری جائدادیں حتی کہ کپڑے تک موومنٹ کو دے دیئے ہیں

کانفرنس والوں کی طرف سے دس سوالات دیئے گئے تھے۔ جن کے جوابات ہر ایک نمائندہ نے اپنے اپنے مذہب کی رو سے پیش کرنے تھے۔ مثلاً یہ کہ آپ کا مذہب دنیا کی موجودہ حالات کے متعلق کیا کہتا ہے۔ اور اس کا کیا حل پیش کرتا ہے۔ کیا اب بھی الہام الٰہی نازل ہوتا ہے یا نہیں۔ آپ کا مذہب مردہ روحوں اور شیطانی قوتوں کے متعلق کیا کہتا ہے۔ دنیا میں قیام امن کے لئے کیا کیا صورتیں اختیار کرنا ضروری ہیں۔ کیا آپ کے مذہب کی رو سے اب کوئی مذہبی رہنما آئیگا یا نہیں۔ کیا کوئی ایسی صورت آپ کے نزدیک ہے کہ دنیا میں ایک ہی مذہب قائم ہو جائے

کانفرنس کے پہلے ہی دن مجھے اللہ تعالیٰ نے موقعہ بہم پہنچایا کہ میں نے تین سوالوں کے جوابات پیش کئے۔ میں نے اس میں دنیا کی موجودہ حالت اور جاپان کی جنگ عظیم میں شرکت اور مصائب کا ذکر کیا۔ اور ان کا اسلامی نقطۂ نگاہ سے حل پیش کیا۔ میری تقریر کے بعد جو انگریزی میں تھی جاپانی میں اس کا ترجمہ سنایا گیا۔ جس کے اختتام پر دیر تک تالیاں بجتی رہیں۔ بعد میں صدر جلسہ نے مجھے لکھ کر بتلایا کہ میں نے اپنے صدارتی ریمارکس میں جو ہر تقریر کے بعد ہوئے تھے یہ کہا ہے کہ میں آپ کی باتیں سنکر جذبات پر کنٹرول کرنے کی تاب نہ لا سکا۔ اور میری آنکھیں آنسوؤں سے ڈبڈبا گئیں۔ میں ان آنسوؤں کو آپ کی خدمت میں ہدیہ کے طور پر پیش کرتا ہوں۔ میرے علاوہ دیگر مقررین نے ان سوالات کے جوابات دینے کی کوشش ہی نہیں کی۔ اور اگر کی تو مختصراً۔ جب آخری دن آیا اور ابھی کافی مقررین کو تقریر کرنے کا موقعہ نہیں ملا تھا۔ تو مجھ سے پوچھا گیا کہ میں باقی سوالات کا بھی جواب دوں۔ نیز کہا کہ بہر حال آپ ان سات سوالات کے جوابات مکمل بیان کریں۔ اور وقت کی پرواہ نہ کریں۔ جتنا چاہیں وقت لیں۔ چنانچہ میں نے تمام سوالات کے جواب پیش کئے اور ان کا لفظاً بلفظ جاپانی زبان میں ترجمہ اخبارات میں شائع کیا گیا۔ اس طرح اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان کو اسلام سے ایک خاص شغف پیدا ہوا۔ یہ پہلا موقعہ جاپان میں تھا کہ اس قدر سنجیدہ مجمع میں اسلامی نمائندہ کی طرف سے تقریر کی گئی لوگوں نے قرآن مجید اور اسلامی لٹریچر کا مطالعہ کیا۔ دسویں سوال کے جواب میں میں نے کہا کہ بجائے اس کے کہ ہر مذہب کے لوگ اپنی اپنی الہامی کتب کی اشاعت کریں۔ کیوں نہ ایک کمیٹی بنا دی جائے۔ جو تمام الہامی کتب شائع کرے میرے نزدیک موجودہ حالات میں یہ نہایت بہترین صورت ہے یا یہ کہ ہر ایک مذہب کے نمائندہ سے ایسی کتب لی جائیں جو ان کی الہامی کتب سے مستنبط دلائل پر مشتمل ہوں۔ اور کمیٹی مشترکہ طور پر ایسی کتب شائع کرے۔ یہ بھی میں نے پیش کیا کہ تمام مذاہب ہستی باری تعالیٰ کے قائل ہیں۔ اور کمیونزم ہی ایک ایسی آرگنائزیشن ہے۔ جو اللہ تعالیٰ کی ہستی کا انکار کرتی ہے۔ اس لئے کیوں نہ سب مذاہب مل کر اس کے خلاف ایک مذہبی محاذ بنائیں اور مقابلہ کریں پھر ایک یہ تجویز بھی پیش کی گئی کہ گو دنیا تہذیب و تمدن کا دعوے کرتی ہے مگر ان میں مذہبی تعصب ابھی باقی ہے جس کی بنا پر وہ بزور طاقت فریق مقابل کو کچلنا چاہتی ہے۔ اس لئے ایسے مذہبی تعصب کے خلاف خواہ یہ کسی کی طرف سے بھی ظہور میں آئے۔ ہمیں مل کر آواز اُٹھانی چاہیئے۔ میں نے کہا اگر ایسا ہو سکے تو ہمارے نزدیک یہ تجاویز نہایت مفید ثابت ہو سکتی ہیں۔

محترم ناصر صاحب کی تقریر کے اختتام پر سوالات کا موقعہ دیا گیا چنانچہ حاضرین کے سوالات کا جواب دیتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ بیرونی ممالک سے شامل ہونے والے نمائندوں نے انگریزی میں تقاریر کیں۔ چنانچہ ترجمہ جاپانی میں سنایا جاتا رہا۔ اور دوران تقاریر میں حاضرین باوجود نہ سمجھنے کے اطمینان سے سنتے رہے۔ نیز فرمایا کہ اسلام کے دو مزید نمائندے بھی وہاں حاضر تھے۔ جن میں سے ایک انڈونیشیا کے ایک پیر کا مرید تھا۔ جس نے اس سے یوگا سیکھی ہوئی تھی۔ اور وہ وہاں یوگا پریکٹس کی ترویج پر زور دیتے رہے۔ دوسرے نمائندہ حیدر آباد دکن سے تھے۔ جنہوں نے صرف عام تقریر امن کے موضوع پر کی تھی۔ تیس (۳۰) کے قریب نمائندے تھے۔ جنہوں نے مختلف مذاہب کی نمائندگی کی۔ شنٹو ازم خدا کی ہستی کی قائل ہے مگر ساتھ ہی ان کا یہ یقین ہے کہ مُردوں کی روحیں دنیا میں چکر لگاتی رہتی ہیں اور دنیا کے معاملات پر کنٹرول کرتی رہتی ہیں ان کے معبد ہیں جن میں وہ سجدے بجا لاتے اور مرلی وغیرہ بجاتے ہیں۔ اور روحوں سے مدد طلب کرتے ہیں۔ کانفرنس کی حاضری پانچ چھ سو افراد کے قریب تھی۔

آپ نے فرمایا کہ گو ہی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کو اناناٹیکیو موومنٹ کی طرف سے خط آیا ہے کہ وہ ان تقاریر کو کتابی صورت میں شائع کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ شنٹو ازم والے بھی ایک مذہبی رہنما کے منتظر ہیں۔ مگر یہ کہ وہ کون ہو گا اس کا ابھی اظہار نہیں کرتے۔ غالباً وہ کہتے ہیں۔ کہ جب زمین ہموار ہو جائے گی۔ اور لوگ اس قسم کے رہنما کو قبول کرنے پر آمادہ ہوں گے تو پھر وہ خود ہی دعوے کر دیں گے۔

آخر میں صدر مجلس نے محترم چوہدری صاحب اور حاضرین مجلس کا شکریہ ادا کیا۔

خاکسار مقبول احمد پروفیسر جامعۃ المبشرین ربوہ (بشکریہ الفضل لاہور)

ضروری : صاحبان اخبار کے چندہ اور رسید کے جوابات کے متعلق صرف مینیجر سے خط و کتابت کیا کریں ایڈیٹر کا اس سے کوئی تعلق نہیں۔

مجھے اختر علی خان نے بتایا تھا کہ مسٹر دولتانہ نے اس تحریک کیلئے روپیہ دینے کا وعدہ کیا ہے

(داؤد غزنوی)

یہ چیز واضح ہو گئی ہے کہ خواجہ ناظم الدین اور مسٹر دولتانہ کے درمیان زبردست رسہ کشی ہو رہی تھی

احمدیوں اور غیر احمدیوں کے درمیان عقائد کے اختلافات تحقیقاتی عدالت کی رپورٹ کا پانچواں اور چوتھا باب

کوئی اور چیز

مرکزی حکومت کی طرف سے فیصلہ نہ کرنے۔ اور تذبذب کی پالیسی کئی ماہ تک جاری رہی جس کا صوبہ کی صورت حال پر اثر پڑا۔ یہ درست ہے کہ امن و قانون برقرار رکھنا صوبائی فرائض میں شامل ہے۔ لیکن ایسی صورت میں جب ساری آبادی مذہبی جنون میں مبتلا ہو چکی ہو۔ قانونی اور انتظامی مشینری کو حرکت میں لانے کے علاوہ بھی کسی "چیز" کی ضرورت ہوا کرتی ہے یہ "چیز" پنجاب میں موجود نہیں تھی۔ اور کراچی میں اس کا کسی نے خیال نہ کیا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ طوفان بڑھتا رہا۔ اور آخر یہ پوری شدت کے ساتھ پھٹ پڑا۔ اور طوفان کو روکنے یا اس سے عہدہ برآ ہونے کا صحیح وقت وہ تھا جب خواجہ ناظم الدین کو ڈائریکٹ ایکشن کا الٹی میٹم دیا گیا۔ لیکن ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یا تو خواجہ ناظم الدین نے اسے ذاتی دھمکی خیال کیا۔ اور یا انہوں نے علماء پر اپنے ذاتی اثر پر بھروسہ کیا۔

مسٹر دولتانہ کے خلاف تحریری بیانات، زبانی شہادتوں اور دلائل میں الزام عائد کیا گیا ہے۔ کہ انہوں نے سیاسی بالاتری حاصل کرنے کے لئے ایجی ٹیشن چلائی۔ چنانچہ مسٹر فضل الہٰی نے ایک مرحلہ پر یہ بتانے کی کوشش کی کہ مسٹر دولتانہ نہ صرف ملکی بلکہ بین الاقوامی سیاست میں ایسا کھیل کھیل رہے تھے جس سے ان کا مقصد یہ تھا۔ کہ خواجہ ناظم الدین کو اقتدار سے محروم کر کے اپنی قیادت میں مرکزی حکومت قائم کریں۔ اور پاکستان کو ایک کمیونسٹ ملک بنا ڈالیں۔ ہم نے اس سلسلہ میں ساری شہادت کا بڑی احتیاط کے ساتھ مطالعہ کیا ہے۔ لیکن ہم یہ خیال نہیں کرتے۔ کہ ابتدائی مراحل میں ایجی ٹیشن چلانے یا اس کی حوصلہ افزائی کرنے میں مسٹر دولتانہ کے پیش نظر کوئی ایسا مقصد تھا۔ یہاں ان کی پوزیشن تسلی بخش تھی۔ پاکستان کی وزارت عظمیٰ کا نشان کی سیج ہے۔ اور ہم نہیں سمجھتے۔ کہ اس عہدہ میں مسٹر دولتانہ اس قدر جاہ طلب تھے۔ کہ وہ ختم نبوت کے مسئلہ پر بین الاقوامی سیاسیات میں کوئی کھیل کھیل رہے تھے۔ ہمیں یہ امکانات بعید از قیاس نظر آتے ہیں۔ اور ان کا تعلق ایسے امور سے ہے جنہیں ثابت نہیں کیا جا سکتا۔

ایسا معلوم ہوتا ہے کہ انہوں نے شروع ہی میں یہ محسوس کر لیا تھا۔ کہ طوفان اٹھ رہا ہے۔ اور اس کی شدت میں اضافہ ہو رہا ہے۔ وہ بھی خواجہ ناظم الدین کی طرح علماء سے متصادم ہونے سے گریزاں تھے۔ لیکن جہاں خواجہ ناظم الدین نے اٹھنے والے طوفان پر قابو پانے کا کوئی طریقہ معلوم کرنے کے لئے انسانی فراست پر تکیہ کیا۔ وہاں مسٹر دولتانہ نے بھانپ لیا۔ کہ ایسے معاملات میں انسانی فراست پر چنداں اعتبار نہیں کیا جا سکتا اور نہ ہی ایسے مسائل واقعات کے اتفاقی اجتماع سے حل ہوا کرتے ہیں۔ وہ جانتے تھے۔ کہ طوفان آ رہا ہے۔ لیکن وہ خواجہ ناظم الدین کی طرح یہ محسوس نہ کر سکے۔ کہ اگر وہ اپنا سر ریت میں دبا لیں تو یہ طوفان گذر جائے گا۔ طوفان کی آمد آمد کے واضح آثار دیکھتے ہوئے طوفان سے محفوظ رہنے کا واحد راستہ یہ تھا۔ کہ ممکن ہو۔ تو وہ طوفان کا رخ بدل ڈالیں۔

اختر علی خان کا بیان

ہمارے پاس اس امر کی بھی کافی شہادت موجود نہیں۔ کہ مسٹر دولتانہ نے جان بوجھ کر تحریک چلائی یا آل مسلم پارٹیز کی ۱۳ر جولائی ۱۹۵۲ء کو لاہور کنونشن سے پہلے اس کی حوصلہ افزائی کی۔ اس عدالت میں پیش ہونے سے پہلے مولانا اختر علی خان نے دو بیانات دیئے۔ ایک اپنے مقدمہ کے دوران میں فوجی عدالت کے سامنے اور دوسرا ۱۲۔ اپریل ۱۹۵۳ء کو موجودہ وزیر اعلیٰ کے روبرو اپیل کی صورت میں انہوں نے کہا۔ کہ مسٹر دولتانہ نے جن کے ساتھ ان کے تعلقات نہایت خوشگوار تھے۔ ایک سے زیادہ بار انہیں ہدایت کی۔ کہ تحریک کو مرکزی حکومت کے خلاف چلایا جائے اور حکومت پنجاب کو اس سے الگ تھلگ رکھا جائے۔ اور فوجی عدالت کے سامنے انہوں نے جو بیان دیا تھا اس میں ماسٹر تاج الدین انصاری کے ساتھ ایک گفتگو کا بھی حوالہ دیا تھا۔ جس میں ماسٹر انصاری نے کہا تھا۔ کہ مسٹر دولتانہ نے احمدیوں کے خلاف پروپیگنڈا کے متعلق رضامندی کا اظہار کیا ہے۔ اس بیان میں مولانا اختر علی خان نے آگے چل کر کہا کہ ماسٹر تاج الدین انصاری اور مولانا ابوالحسنات نے انہیں مطلع کیا تھا کہ ۱۶ر فروری کو لاہور میں ہڑتال برسر اقتدار لوگوں نے منظم کی تھی۔

مولانا داؤد غزنوی نے بھی فوجی افسروں کے سامنے اسی قسم کے الزامات مسٹر دولتانہ پر لگائے تھے۔ انہوں نے کہا ہے۔ ایک بار مولانا اختر علی خان نے انہیں بتایا تھا۔ کہ مسٹر دولتانہ نے اس تحریک کے لئے روپیہ دینے کا وعدہ کیا ہے۔ اور ایک دوسرے موقعہ پر مجھے بعض رہنماؤں نے جن میں مولانا ابوالحسنات اور ماسٹر تاج الدین بھی شامل تھے مطلع کیا تھا کہ وہ کراچی میں تحریک چلانا چاہتے ہیں۔ اس کی وجہ دریافت کرنے پر انہوں نے کہا تھا۔ کہ راست اقدام کی تحریک لاہور میں وزیر اعلیٰ کے مشورہ کے بغیر شروع نہیں کی جا سکتی مولانا داؤد غزنوی نے اپنے بیان میں مزید کہا تھا۔ اور مولانا ابوالحسنات اور ماسٹر تاج الدین انصاری کی باتوں کی تصدیق کے بعد مولانا اختر علی خان نے مجلس عمل کے اجلاس میں تسلیم کر لیا تھا۔ کہ مسٹر دولتانہ نے ان سے وعدہ کیا ہے۔ کہ احمدیوں کے خلاف ایجی ٹیشن کے سلسلہ میں پنجاب میں کوئی گرفتاری عمل میں نہیں آئے گی۔ تحقیقات کے دوران میں ہم نے مسٹر دولتانہ کی گفتگو کے متعلق ان سے استفسار کیا۔ لیکن انہوں نے اس کا جواب نفی میں دیا۔ اس لئے فوجی عدالت کے سامنے ان کا سابق بیان معتبر شہادت نہیں۔ مولانا اختر علی اور مولانا داؤد غزنوی کے بیانات کے باقی حصے سنی سنائی باتوں پر مشتمل ہیں۔ اس لئے قابل اعتماد نہیں۔ مسٹر دولتانہ کے خلاف دوسری شہادت مولانا امین احسن اصلاحی کا بیان اور مولانا مودودی کا تحریر کیا ہوا مراسلہ ہے۔ لیکن یہ بیان اور مراسلہ ذاتی رائے سے زیادہ اہمیت نہیں رکھتے۔ اور اس لئے غیر متعلق ہیں۔ ہم اس لئے ان دونوں شہادتوں پر عمل پیرا نہیں ہو سکتے۔ اسی طرح ڈاکٹر عنایت اللہ نسیمی کی وہ شہادت کہ مولانا غلام غوث سرحدی نے انہیں ایک بار بتایا تھا۔ کہ تحریک کو مسٹر دولتانہ کی حمایت حاصل ہے غیر متعلق اور سنی سنائی بات ہے۔

بنیادی اصول کی رپورٹ

خواجہ ناظم الدین نے بتایا کہ مسٹر دولتانہ پنجاب کے نمائندوں کے تقرر کے ذریعہ مرکزی حکومت پر کنٹرول کرنا چاہتے تھے۔ خواجہ ناظم الدین کو یہ خیال اس وقت پیدا ہوا۔ جب مساویانہ نمائندگی کے مسئلہ پر ان میں اور مسٹر دولتانہ میں اختلاف پیدا ہوا۔ یہ بنیادی اصول کی کمیٹی کی رپورٹ کہیں دسمبر میں جا کر شائع ہوئی۔ اس لئے یہ بعید از قیاس ہے۔ کہ اشاعت سے پہلے نصب العین کو ذہن میں رکھنا ممکن نہ تھا۔ رپورٹ کی اشاعت کے بعد مساویانہ نمائندگی کے مسئلہ پر پنجاب اور بنگال کا تنازعہ نازک صورت اختیار کر گیا۔ پنجاب کی نمائندگی مسٹر دولتانہ نے کی اور بنگال کی قیادت خواجہ ناظم الدین کر رہے تھے۔ خیال کیا جاتا ہے۔ کہ یہ تنازعہ دونوں شریف آدمیوں کے درمیان تعلق کا باعث بن گیا خواجہ ناظم الدین کہتے ہیں۔ کہ مسٹر دولتانہ نے بنیادی اصول کی کمیٹی کی رپورٹ پر دستخط کئے۔ جس میں مساویانہ نمائندگی کی تجویز موجود تھی لیکن مسٹر دولتانہ کا بیان یہ ہے۔ کہ انہوں نے غیر معتبر تجویز پر منظوری نہیں دی۔ اور بنیادی اصول کی رپورٹ پر نامنظوری کے نوٹ کے ساتھ دستخط کئے۔ صحیح صورت حال کچھ بھی ہو۔ ہمارے پاس دستاویز موجود نہیں جس سے اندازہ ہو سکے کہ کس کا نظریہ درست ہے۔ لیکن یہ ایک حقیقت ہے۔ کہ رپورٹ کی اشاعت کے بعد مسٹر دولتانہ نے پنجاب کی حمایت میں مضبوط موقف اختیار کیا۔ اور رائے عامہ کو اس کے حق میں ہموار کیا۔

خواجہ ناظم الدین کا اپنا معاملہ یوں ہے۔ کہ جب انہوں نے رائے عامہ سے آگاہی کے لئے پنجاب کا دورہ کیا تو متعدد وفود ان سے ملاقی ہوئے۔ جن کو مسٹر دولتانہ کی طرف سے ہدایات دی گئی تھیں۔ اور ان کی موجودگی میں جو دلائل دیئے گئے۔ وہ ایک ہی طرح کے تھے۔ انہوں نے الزام لگایا ہے۔ کہ یہ تحریریں تمام وفود کو مسٹر دولتانہ کی طرف سے دی گئی تھیں۔ اس سے یہ چیز واضح ہو جاتی ہے۔ کہ خواجہ ناظم الدین اور مسٹر دولتانہ کے درمیان زبردست رسہ کشی ہو رہی تھی۔ اور عین ممکن ہے کہ مسٹر دولتانہ نے سوچا ہو کہ خواجہ ناظم الدین کے سبکدوش ہو جانے سے شاید یہ تجویز بہتر صورت اختیار کرے۔ اور اسی خیال سے شاید انہوں نے خواجہ ناظم الدین کو تکلیف میں الجھایا ہو۔ لیکن جیسا کہ ہم پہلے اشارہ کر چکے ہیں کہ تحریک کا رخ کراچی کو پھیرنے کی پالیسی پر رپورٹ کی اشاعت سے پہلے ہی مسٹر دولتانہ کار بند تھے۔ اور ہمارے سامنے اس قسم کی کوئی شہادت

موجود نہیں ۔ کہ رپورٹ کی اشاعت کے بعد اُنہوں نے تحریک کے منتظموں یا علماء کو تحریک تیز کر دینے کی ہدایات دی ہوں ۔ رپورٹ کی اشاعت سے پہلے علماء متعدد بار خواجہ ناظم الدین سے ملاقاتیں کر چکے تھے ۔ اور اس کے نتیجہ میں پیدا ہونے والی سرگرمیاں جس میں راست اقدام کی قرارداد اور الٹی میٹم بھی شامل تھے بسلسل جد و جہد کی پیداوار تھے ۔ جن کا وہ پہلے ہی فیصلہ کر چکے تھے ۔

لیکن مندکرہ بالا نتائج مسلم لیگ کے خلاف ہماری اس تحقیق کی تردید نہیں کرتے ۔ کہ لاہور میں آل مسلم پارٹیز کنونشن کے بعد بالخصوص مسلم لیگ کی ۲۷ر جولائی کی قرارداد کے بعد مسٹر دولتانہ کی مسلسل یہ پالیسی رہی کہ تحریک کا رُخ کراچی کی طرف موڑا جائے ۔ تاکہ پنجاب نواس کی زد سے بچ لیا جائے ۔

بہ نتیجہ خود مسلم لیگ کی قرارداد کے مندرجات مسٹر دولتانہ کی اپنی تقریروں میں جن میں ۶ر مارچ ۱۹۵۳ء کا بیان بھی شامل ہے ۔ مسٹر انور احمد ڈائریکٹر تعلقات عامہ کی سرگرمیوں اور دوسری واقعاتی شہادت پر مبنی ہے ۔

مناسب تشبیہ

خواجہ ناظم الدین نے مسٹر دولتانہ کے رویہ کی شکایت کرتے ہوئے اپنے بیان میں یہ نہایت مناسب تشبیہ دی ہے ۔ کہ مسٹر دولتانہ چاہتے تھے ۔ کہ "میں یہ بچہ اپنی تحویل میں رکھوں" اگر مطالبات کا ایک بچہ سے موازنہ کیا جائے ۔ تو ذمہ داری کا سارا موضوع اس ایک فقرہ میں پیش کیا جا سکتا ہے ۔ کہ احرار نے ایک بچہ کو جنم دے کر اسے پرورش کے لئے علماء کے حوالہ کر دیا ۔ جنہوں نے اس بچہ کا باپ بننا منظور کر لیا ۔ مسٹر دولتانہ نے یہ خیال کرتے ہوئے کہ اگر اس بچہ کی نشو و نما صوبہ میں ہوئی تو یہ شرارت پیدا کرے گا ۔ اسے ایک نہر کے کنارے سے پھینک دیا ۔ یہ نہر میر نور احمد کی امداد سے کھودی گئی ۔ اور اس کی آبیاری اخبارات اور خود مسٹر دولتانہ نے کی ۔ تاکہ اس نہر کا رُخ خواجہ ناظم الدین کی طرف ہو جائے ۔ خواجہ ناظم الدین نے اس بظاہر خوبصورت بچے کے چہرے پر ایک خطرناک تیوری دیکھ کر اسے اپنی گود میں لینے سے انکار کر دیا ۔ اور اُسے دور پھینک دیا ۔ نتیجہ یہ ہوا کہ بچہ نے ایڑیاں رگڑیں اور ایسا اودھم مچایا جس نے سارے صوبہ کو اپنی لپیٹ میں لے لیا ۔ اور خواجہ ناظم الدین اور مسٹر دولتانہ دونوں کو اپنے عہدوں سے ہٹا دیا ۔ یہ بچہ ابھی زندہ ہے ۔ اور اس امر کا منتظر کہ کوئی اسے اُٹھائے ۔ اور مملکت خداداد پاکستان میں ہر شخص نئے سے کوئی نہ کوئی کاروبار موجود ہے ۔ لیکن ڈاکوؤں کے لئے خالی آزمائیوں کے لئے ایسے افراد کے لئے جولاتی محض ہیں صرف دو اشخاص ہمارے سامنے ایسے آئے جنہوں نے اپنے لئے اس قسم کے کاروبار منفعت کو قبول کرنے سے انکار کیا ۔ ایک وزیر مواصلات سردار بہادر خان اور دوسرے مسٹر حمید نظامی مدیر "نوائے وقت" انہوں نے اس بچہ کو عواقب سمیت مسترد کر دیا ۔

چوتھا باب

فسادات پنجاب کی تحقیقاتی عدالت کی رپورٹ ، چوتھے باب "عقائد" کا ترجمہ درج ذیل کیا جاتا ہے :-

اس باب میں احمدیوں اور غیر احمدیوں کے اختلافی عقائد کا تذکرہ ہے ۔

اس رپورٹ کے دوسرے حصہ میں تحریک احمدیت کے آغاز اور اس کے پیروؤں کے مخصوص اصول و عقائد کا اجمالی تذکرہ کر چکے ہیں یہاں ہم ان عقائد کا جائزہ زیادہ تفصیل سے لیں گے ۔ تاکہ ہم مسلمانوں اور احمدیوں میں اختلافات کو بہتر طریق پر سمجھ سکیں ۔

ختم نبوت

پہلا اختلاف جماعت احمدیہ کے بانی مرزا غلام احمد صاحب کے دعوے سے متعلق ہے ۔ مرزا صاحب نے نبوت کا دعویٰ کیا ۔ مسلمانوں کے نزدیک اس دعوے نے انہیں دائرہ اسلام سے بالکل خارج کر دیا ۔ ایک ایسی حدیث میں جسے تقریباً سبھی صحیح تسلیم کرتے ہیں ۔ یہ آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انسانوں کی رہنمائی کے لئے ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبر مبعوث کئے ۔ مسلمانوں کا خیال ہے کہ رسول اکرمؐ اس سلسلے کی آخری کڑی ہیں جس کا ذکر قرآن ، انجیل اور تورات میں آیا ہے ۔ کہا جاتا ہے کہ عقیدہ ختم نبوت یعنی یہ عقیدہ کہ نبوت کا سلسلہ رسول اکرمؐ کی وفات پر ختم ہو گیا تو اور کوئی نیا نبی آپؐ کے بعد ظاہر نہیں ہوگا ۔ قرآن کریم کی اس آیت سے مستنبط ہوتا ہے ۔

(۱) آیہ خاتم النبیین سورۃ ۳۳ آیت ۴۰

"محمدؐ تم میں سے کسی مرد کے باپ نہیں بلکہ وہ اللہ کے رسول اور نبیوں کی مہر ہیں ۔ اور اللہ تعالیٰ کو ہر بات کا پورا علم ہے ۔"

(۲) آیہ میثاق النبیین سورہ ۳ ۔ آیت ۸۱

"دیکھو ! اللہ نے نبیوں سے یہ عہد لیتے ہوئے کہا کہ میں تمہیں کتاب ، حکمت دیتا ہوں ۔ پھر تمہارے پاس ایک رسول آئے گا جو تمہیں ملنے والی چیز کی تصدیق کرے گا ۔ تم اس پر ایمان لاؤ ۔ اور اس کی اعانت کرو ۔ اللہ تعالیٰ نے پوچھا ۔ کہ کیا تم یہ مانتے ہو ۔ اور میرے میثاق کی پابندی کا عہد کرتے ہو ؟ اُنہوں نے جواب دیا "ہاں ہم مانتے ہیں" اللہ تعالیٰ نے کہا ۔ تو پھر گواہ رہو ۔ اور تمہارے ساتھ میں بھی گواہوں میں سے ہوں ۔"

(۳) آیہ تکمیل الدین سورہ ۵ آیت ۴

"جو ایمان نہیں لاتے آج انہوں نے تمہارے دین کی تمام اُمیدیں ترک کر دی ہیں ۔ تاہم ان سے مت ڈرو مجھ سے ڈرو ۔ آج میں نے تمہارا دین تمہارے لئے مکمل کر دیا ہے ۔ اپنی نعمت تم پر پوری کر دی ہے ۔ اور تمہارے لئے دین کی حیثیت سے اسلام کو منتخب کیا ہے ۔"

اس کے علاوہ متعدد احادیث سے بھی استناد کیا جاتا ہے ۔ اور اوپر کی آیات کی مستند تفسیریں شروع کے دور سے اب تک جو لکھی گئی ہیں ۔ ان میں کہا گیا ہے کہ رسول اکرمؐ کے بعد کوئی نیا نبی نہیں آئیگا ۔ اس سلسلہ میں عربی ۔ فارسی اور اُردو کے نامور شعراء کے بعض اشعار اور اس موضوع پر رسائل و کتب کا حوالہ بھی دیا گیا ہے ۔

اس کے برعکس جماعت احمدیہ کے فاضل وکیل مسٹر عبدالرحمٰن خادم ذیل کی چار آیات سے استدلال کرتے ہیں :-

(۱) سورہ ۴ ۔ آیت ۷۱ ۔

"جو لوگ اللہ اور اُس کے رسول کی اطاعت کرتے ہیں ۔ وہ سب ان کی صحبت میں ہیں ۔ جن پر اللہ کی رحمت ہے ۔ یعنی نبیوں (سکھانے والوں) کی ۔ صدیقوں (راستی پسندوں) کی (شہداء) (تصدیق کرنے والوں) کی اور صالحین (نیکو کاروں) کی ۔ آہ ۔ کیا ہی اچھی صحبت ہے ۔"

(۲) سورۃ ۵۷ آیت ۱۹ ۔

"جو لوگ اللہ پر اور اس کے رسولوں پر ایمان لاتے ہیں ۔ وہ اپنے رب کی نگاہ میں صدیق اور شہید ہیں ۔ انہیں اس کا اجر اور نور ملے گا ۔ لیکن جو لوگ اللہ پر ایمان نہیں لاتے ۔ اور ہماری نشانیوں کو جھٹلاتے ہیں ۔ وہ دوزخ کی آگ والے ہیں ۔"

(۳) سورۃ ۷ آیت ۳۵ ۱ ۔

"اے بنی آدم ! جب کبھی تمہارے پاس تم میں سے کوئی رسول آئے جو میری نشانیاں تمہیں پڑھ کر سنائے ۔ تو جو نیکو کار ہیں ۔ اور اپنی اصلاح کرتے ہیں ۔ اُن کے لئے نہ کوئی خوف ہوگا نہ کوئی غم ۔"

(۴) سورہ ۲۳ ۔ آیت ۵۱ ۔

"اے گروہ رسل ! تمام اچھی اور پاکیزہ چیزوں سے لطف اندوز ہو ۔ اور نیکی کرو ۔ کیونکہ جو کچھ تم کرتے ہو میں اس سے پوری طرح آگاہ ہوں ۔"

نبوت کی نوعیت

استدلال کے ایسے طریق سے جس کی یہاں تشریح کی احتیاج نہیں ۔ کیونکہ ہم سے نہ کہا گیا ہے نہ یہ فرض کیا گیا ہے ۔ کہ ہم کسی ایک تشریح کے صحیح ہونے کے بارے میں کچھ کہیں ۔ ان قرآنی آیات سے یہ ثابت کرنے کی سعی کی جاتی ہے کہ مستقبل میں یعنی رسول اکرمؐ کے بعد ایسے افراد آئیں گے جن کے لئے نبی یا رسول کا لفظ استعمال کیا جا سکیگا ۔ اس استدلال کو قوی تر بنانے کے لئے احادیث اور بعض مشہور دانا ایسے افراد کی تحریروں کے حوالے دیئے گئے ہیں جن کو روحانی طور پر اعلیٰ درجہ عام طور پر تسلیم کیا جاتا ہے ۔ اگرچہ اس سے انکار نہیں کیا جاتا ۔ کہ مرزا غلام احمد صاحب نے اپنے لئے نبی کا لفظ استعمال کیا تاہم یہ کہا جاتا ہے کہ کیا اُنہوں نے یہ لفظ ایک خاص معنی میں استعمال کیا ہے ۔ وہ اصطلاحی معنی میں یعنی اس لحاظ سے نبی نہیں تھے کہ اللہ تعالیٰ سے کوئی نیا پیام لائے ہوئے ہوں ۔ جو اپنی نوعیت کے کسی پہلے پیام کی تنسیخ ترمیم یا اس میں اضافہ پر مشتمل ہو ۔ ان کا دعویٰ نبوت تشریعی نہیں محض ظلی یا بروزی نبوت کا تھا ۔ اس کے برعکس دوسرے فریق یہ کہتے ہیں ۔ کہ بروز باطل تصور ہے جسے انگریزی میں INCARNATION یا حلول کہا جا سکتا ہے ۔ اسلامی عقیدہ سے نا آشنا ہے ۔ جو شخص کہتا ہے کہ اس کو وحی نبوت ہوئی ہے وہ ایک نئی اُمت کو وجود میں لانے والا ہے ۔ اور اس حیثیت سے خود بخود دائرہ اسلام سے نکل جاتا ہے ۔ مرزا غلام احمد صاحب اور جماعت احمدیہ کے موجودہ امام کی متعدد تحریروں سے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی گئی ہے کہ مرزا صاحب نے ایسی وحی و الہام پانے کا دعویٰ کیا تھا جسے اللہ تعالیٰ نے اب تک پیغمبروں کے لئے مخصوص رکھا ہے ۔ اس لئے سوال یہ رہ جاتا ہے ۔ کہ کیا مرزا صاحب نے کبھی کسی ایسی وحی کا مورد ہونے کا دعویٰ کیا ہے ۔ جسے وحی نبوت قرار دیا جا سکے ؟ ماضی میں جب کسی نبی کا ظہور ہوا ۔ اس نے ان لوگوں پر جن میں وہ ظاہر ہوا ایک خاص فریضہ عائد کیا ہے ۔ اور رسول اکرمؐ نے تو یہ فریضہ ساری انسانیت پر عائد کیا ۔ کہ وہ اس کے دعویٰ کا امتحان کر کے اس پر ایمان لائیں ۔ لیکن اگر وہ اس کی نبوت پر ایمان نہ لائے یا تذبذب میں رہے ۔ تو یہ چیز انہیں بعض اُخروی سزاؤں کا مستوجب بنا دے گی ۔ اس لئے لوگوں کے لئے یہ ضروری ہو جاتا ہے کہ اس پر ایمان لائیں یا اس کے دعویٰ کو جھٹلائیں ۔ اس پر ایمان لانے یعنی اس کے دعویٰ کو قبول کرنے سے ایک نیا مذہبی گروہ وجود میں آتا ہے ۔ جسے ایک طرف پہلا گروہ برادری سے خارج خیال کرتا ہے ۔ دوسری طرف اس گروہ کے افراد اپنے سوا تمام لوگوں کو اس دروازے سے خارج تصور کرتے ہیں ۔

موجودہ موقف

مرزا غلام احمد صاحب نے اگرچہ اپنا ہاتھ لوگوں کی طرف اسی ہدایت کے ساتھ بڑھایا کہ وہ انہیں قبول کریں ۔ تاہم یہ سوال اپنی جگہ قائم ہے ۔ کہ انہوں نے کبھی وحی کے لئے ایسی وحی نبوت کے دعوے کا دعویٰ کیا یا نہیں جسے نہ ماننے کے بعض روحانی اور اخروی نتائج دعواقب ہوتے ہیں ۔ احمدیوں اور ان کے

موجودہ امام نے ہمارے سامنے پورے غور و خوض کے بعد یہ موقف اختیار کیا ہے کہ انہوں نے یہ دعویٰ کبھی نہیں کیا۔ لیکن دوسرے فریق پُر زور انداز سے اس پر اصرار کرتے ہیں کہ انہوں نے ایسا کیا۔ احمدیوں کی کتابوں میں جن میں مرزا صاحب اور جماعت کے موجودہ امام کی بعض کتابیں بھی شامل ہیں بعض ایسے اشعار سے پائے جاتے ہیں۔ جو دوسرے فریق کے نکتہ کی تائید کرتے ہیں۔ لیکن ہمارے سامنے اب یہ واضح موقف اختیار کیا گیا ہے۔ کہ مرزا غلام احمد صاحب اپنے آپ نبی صرف اس وجہ سے کہتے تھے۔ کہ ایک الہام میں اللہ تعالیٰ نے انہیں نبی کے لفظ سے خطاب کیا ہے مگر وہ کوئی نئی شریعت نہیں لائے۔ نہ انہوں نے پہلی شریعت کو منسوخ یا اس میں کچھ اضافہ کیا ہے اور نہ ان کی دعویٰ پر ایمان نہ لانے سے کوئی شخص اسلام کے دائرے سے خارج ہی ہو جاتا ہے۔

ہم پہلے ہی کہہ چکے ہیں۔ کہ یہ فیصلہ دینا ہمارا کام نہیں کہ احمدی دائرہ اسلام میں شامل ہیں یا نہیں ہم نے اس مسئلہ کا حوالہ صرف اس غرض کے لئے دیا ہے تاکہ ان اختلافات کی تشریح کر سکیں۔ جو احمدیوں اور غیر احمدیوں میں مبینہ طور پر پائے جاتے ہیں اور اس کا فیصلہ ہم غیر احمدیوں پر ہی چھوڑتے ہیں کہ وہ احمدیوں کو مسلمان سمجھیں یا نہ سمجھیں

مسیحیات

فریقین میں دوسرا اہم اختلاف حضرت عیسےٰؑ کو صلیب پر چڑھانے کے واقعہ اور قیامت سے قبل ان کے دوبارہ ظہور پر ہے۔ اس بارہ میں کم از کم چار مختلف نظریات ہیں۔

(۱) مسلمانوں کے اکثر فرقوں کا نظریہ کہ حضرت عیسےٰؑ نے صلیب پر وفات نہیں پائی۔ وہ زندہ آسمان پر زندہ ہیں۔ جہاں سے وہ حشر سے پہلے دنیا پر اتریں گے۔ اور ان کا نزول قرب قیامت کی نشانی ہوگا۔

(۲) احمدیوں کا یہ نظریہ ہے کہ حضرت عیسےٰؑ کو صلیب سے بچا لیا گیا۔ اور ان کے پیروکاروں نے ان کی نگہداشت کر کے ان کے زخم اچھے کر دیئے اس کے بعد وہ کشمیر چلے آئے۔ جہاں قدرتی موت پائی۔ جس ہستی کے متعلق وعدہ کیا گیا ہے کہ وہ یوم قیامت سے پہلے آئے گی۔ وہ حضرت عیسےٰؑ کی ہم صفت اور مثیل ہوگی۔ یہ ہستی مرزا غلام احمد تھے۔

(۳) یہ نظریہ کہ حضرت عیسےٰؑ نے صلیب پر وفات پائی مگر قیامت سے قبل وہ قبر سے اٹھیں گے۔

(۴) یہ نظریہ کہ انہوں نے صلیب پر وفات پائی۔ اور ان کا یا ان کے کسی مثیل کا ظہور نہیں ہوگا

آیات قرآنی کی شہادت

قرآن کریم میں اس موضوع سے متعلق جو آیات آئی ہیں وہ یہ ہیں۔

ا۔ سورۃ ۴۳۔ آیات ۵۷ تا ۶۱

"۵۷۔ جب مسیح بن مریم کی مثال دی جاتی ہے تو دیکھو لوگ اس کا مذاق اڑانے کے لئے شور مچاتے ہوئے اُٹھتے ہیں"۔

"۵۸۔ اور کہتے ہیں ہمارے دیوتا اچھے ہیں یا وہ؟ یہ بات تم سے وہ صرف بحث کی خاطر کہتے ہیں۔ ہاں وہ جھگڑالو اشخاص ہیں"۔

"۵۹۔ وہ ایک بندہ تھا اور بس ہم نے اس پر فضل کیا۔ اور بنی اسرائیل کے لئے مثال بنا دیا"

"۶۰۔ اگر ہماری مرضی ہوتی تو ہم تم میں سے فرشتے بنا سکتے تھے۔ جو دنیا میں یکے بعد دیگرے جانشین بنتے۔"

"۶۱۔ اور (مسیح) ساعت (قیامت) کی آمد کی نشانی ہوگا۔ اس لئے ساعت کے بارے میں شک نہ کرو۔ بلکہ میری پیروی کرو یہی سیدھا راستہ ہے"

(ب) سورہ آیت ۱۲۰

"میں نے ان سے اس کے سوا کچھ بھی نہیں کہا جس کا تو نے مجھے حکم دیا تھا۔ یعنے اللہ کی عبادت کرو۔ جو میرا اور تمہارا سب کا معبود ہے۔ جب تک میں ان میں رہا میں ان پر گواہ تھا۔ لیکن جب تو مجھے اوپر لے گیا پھر تو ہی ان کا نگران تھا۔ اور تو ہر شے کا گواہ ہے۔"

ج۔ سورۃ ۳ آیات ۵۵۔۱۴۴

"۵۵۔ دیکھو اللہ تعالیٰ نے مجھے کہا میں تجھے لوں گا۔ اپنی طرف اٹھاؤں گا۔ اور ان سے رستگاری دلاؤں گا۔ جو بہتان طرازی کرتے ہیں مگر جو تیری اتباع کرتے ہیں میں انہیں ان پر قیامت تک کے لئے برتری دوں گا۔ جو ایمان کی تکذیب کرتے ہیں۔ پھر تم سب لوٹ کر میرے پاس آؤ گے۔ اور جن معاملات میں تم آپس میں جھگڑتے ہو۔ ان کے متعلق میں تم میں فیصلہ کر دوں گا۔"

"۱۴۴۔ محمد ایک رسول ہیں اور بس ان سے پہلے کئی رسول گذر چکے ہیں۔ اگر وہ مر جائیں یا قتل ہو جائیں۔ تو کیا تم اُلٹے پاؤں پھر جاؤ گے اگر کوئی اُلٹے پاؤں پھرا۔ تو وہ اللہ تعالیٰ کو ذرہ برابر بھی نقصان بھی تو نہ پہنچائے گا۔ لیکن اللہ جلد ہی ان کو بدلہ دے گا۔

د۔ سورۃ ۴ آیت ۱۵۷۔۱۵۸

"۱۵۷۔ کہ انہوں نے کہا ہم نے اللہ کے رسول عیسےٰ بن مریم کو مار ڈالا۔ لیکن انہوں نے اسے مار نہیں ڈالا نہ اسے سولی ہی دی البتہ انہیں ایسا ہی دکھایا گیا۔ اس بارے میں جو اختلاف کرتے ہیں وہ شک سے بھرے ہوئے ہیں۔ انہیں کوئی یقینی علم نہیں یہ صرف ظن و تخمین ہے۔ کیونکہ حقیقت یہ ہے کہ انہوں نے اسے مار نہیں ڈالا تھا"

"۱۵۸۔ نہیں اللہ نے اسے اپنے پاس اٹھا لیا اور اللہ تعالیٰ قدرت اور حکمت والا ہے۔"

غیر احمدی مسلمان ان آیات کی تفسیر اس طرح کرتے ہیں جس سے ظاہر ہوتا ہے حضرت عیسےٰؑ صلیب پر نہیں مرے۔ انہیں ایک مرئی غلطی دکھائی دی۔ اور حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسےٰؑ کو اپنی طرف اٹھا لیا۔ وہاں ابھی تک وہ چوتھے آسمان پر بقید حیات ہیں۔ جہاں سے وہ قیامت سے پہلے نزول کریں گے۔ اس نظریئے کی تائید میں متعدد احادیث پیش کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ تاہم احمدی انہی آیات سے یہ مطلب لیتے ہیں۔ کہ حضرت عیسےٰؑ صلیب پر تو نہیں لیکن پھر بھی قدرتی موت مرے۔ اور ان کے سے خصائل و شمائل والی ایک اور ہستی کی بعثت ہوگی۔ جو مرزا غلام احمد صاحب کی صورت میں ہو چکی ہے۔ اس نظریئے کی تائید میں وہ بعض مشہور علماء کی آراء بھی پیش کرتے ہیں۔ مسیح موعود نے قیامت سے پہلے آنا ہے حضرت عیسےٰؑ خود نہیں بلکہ ان کا کوئی مثیل ہے مجلس عمل کی جانب سے مولانا مرتضیٰ احمد خاں میکش نے کہا ہے کہ احمدی ان اور ان جیسی دوسری آیات کی جو تفسیر کرتے ہیں وہ تاویل و تحریف ہے جو کفر و ارتداد کے مترادف ہے۔ اور یہ چیز غلط توجیہہ کرنے والے کو حد نزول الدم والمال بنا دیتی ہے واجب القتل اور اس کے مال و اسباب کو لائق ضبطی ٹھہراتی ہے۔ یہ بحث تین الفاظ کے گرد گھومتی ہے۔ ایک لفظ مثلاً جو سورۃ ۴۳ آیت ۵۷ میں استعمال ہوا ہے۔ دوسرا لفظ رفع جس کے متعلق مشتقات اوپر کی بعض آیات میں استعمال ہوئے ہیں۔ اور تیسرے اس ضمیر کا مرجع جو سورۃ ۴۳ کی آیت ۶۱ کے لفظ انہ میں استعمال ہوئی ہے (باقی)

قصیدہ غیر منقوطہ

از مکرم سید محمد شاہ صاحب سیلی بیج بارہ (کشمیر)

(چند دن ہوئے بے نقطہ کتاب کا قیام کیا ہے ان کا خیال کر کے بے نقطہ قلم آپ نے لکھی ہے جس کا تخلص سیتی ہے جس کا تعلق آخری شعر میں حسام سے تبدیل کر دیا۔ ایڈیٹر)

بسم اللہ کرد دل اوّل ادا
ہر کہ مدح احمدؐ لولاک کرد
مدح لا محدود داہم در کلام
او کرم۔ او مطاع داد امام
اسود و احمر ہمہ سرکار او
عالم کل داد لو الامر و حکام
مقصد ہر مرسل و ہر مرد راد
ماہر و ممدوح ہر سر دار و راد
صدر ہر دو سرا و صد لک سلام
احمدؐ او آمدہ در کار گاہ
در صحاح و در علوم و ہر گہر
روح ما را محرم اسلام کرد
مسلک او اصلح و شرح اصول
مرد مسلم در دعا و در مرام
آمدہ احمدؐ گہ سعد السعود
گہ گواہ ہم مدار ہم گہ مہر و ماہ
کرد ما را ام العمر اصلاح عام
رہ بدہ الحاد را آگاہ کار!
گوہر آدم گل مسعود او
مصلح موعود محمود آمدہ
روح معصوم و طہور دل ورا
حمد او کردہ طاؤس دلم
بدہدم در راہ اللہ الصمد
گر عدہ در ہول حسام دوام

حمد للہ حاصل ہر مدعا
واصل سر الٰہ و اہل درد
در دلم مدح رسول اللہ مدام
در دو عالم او محمدؐ والسلام
در سعود و در علا ہر کار او
سرور اولاد آدم لا کلام
اطہر و اکمل کرام کار گاہ
اہل عالم را دہد درس مراد
روح ما داده محمدؐ را مدام
آمدہ او را کلام اللہ گواہ
احمد موعود در سلک دُرر
حامل اسرار ہم احکام کرد
مرد عامل در ہموم دل ملول
رسم و راہ ہر عدو کردہ حرام
گرہ گوسالہ و ہر لہو حسود
در ہمہ احوال امداد اللہ
سرگروہ مسلم آمد امام
اسمعوا آمد امام کامگار
روح را راح مصلح موعود داد
او امام ما علمدار ہمہ
آمدہ الحمد للہ الودود
گوہر آوردہ ما دم آمدم
مائدہ ما مول نا دلم رسد
گو ادا کردم مدلل والسلام

حضرت کرشن ـ اور موجودہ ناگفتہ بہ دنیا

(کلمہ صلاح الدین صاحب ایڈیٹر بدر)

ذیل کا مضمون قادیان میں ۲۵ اپریل کے جلسہ "یوم پیشوایان مذاہب" کے جلسہ پر پڑھا گیا تھا۔

معزز صاحب صدر و حاضرین۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ'

ہر چند کہ عصر حاضر نے سائنس اور ہر علم و فن میں عظیم ترقیات کی ہیں۔ لیکن اسی قدر وہ روحانیت سے بے بہرہ ہوتا جارہا ہے ہم دور کیوں جائیں کیا ہمارا دیش ایسا عمدہ نمونہ پیش کرتا ہے کہ اگر اس وقت حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم حضرت کرشن جی حضرت رامچندر جی اور حضرت عیسٰیؑ اور حضرت بابا نانک جی میں سے کوئی آجائیں تو ہمارے اخلاق کو بہترین اخلاق قرار دیں۔ اور ہمیں دیکھ کر ان کی آنکھیں ٹھنڈی اور دلشاد ہوں۔ تقسیم ملک کے موقعہ پر مسلم و غیر مسلم ہر ایک قوم کے کم فہم لوگوں نے کیا دوسروں کو بلا دریغ تہ تیغ نہیں کیا۔ ان کی بستیوں کو بیدریغ تباہ و برباد نہیں کیا۔ کیا انہوں نے طبقہ نسواں کو اسی طرح قابل صد احترام سمجھا جس طرح کہ ان کا حق تھا؟ کیا اب بھی ہر ایک تعصب و ناروا داری سے خالی ہے؟

یہ سب کچھ بھیانک شکل میں تو ہمیں اب نظر آنے لگا ہے جب کہ وہ اظہر من الشمس ہو چکا ہے۔ لیکن آج سے ۷۵ سال قبل ایک اللہ تعالیٰ کے بندے حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام نے ہماری اس مرض کی تشاندہی کی۔ انہوں نے نہ صرف اس برصغیر ہند بلکہ کل جہان کی تباہی کے چرچے اور اس کی ہلاکت کا آغاز اپنی کمالی دقیق نظری سے دیکھ پائے اور عین وقت پر ہمیں اس سے آگاہ کر دیا۔ میرے کہنے کا مقصد یہ ہے کہ موت کے قریب صرف اس بات کا زیادہ دھیان ہوتا ہے جو اس کو زیادہ مرغوب ہو۔ حضرت مرزا صاحب جس صبح کو فوت ہوئے اس سے قبل شام تک وہ ہندو مسلم سکھ اتحاد کے بارہ میں ایک کتاب تصنیف فرما رہے تھے۔ اس وقت ان کی صحت قبل سے ہی تھی۔ اور وہ بار بار اس امر کو شائع کر چکے تھے کہ ان کی وفات بالکل قریب ہے اور اللہ تعالیٰ نے اس کی بار بار خبر دی ہے۔ آپ نے اس کتاب میں اس اصول کو بیان فرمایا ہے کہ تمام اوتار خواہ کسی ملک میں آئے ہوں جن کی عزت اور عظمت خدا تعالیٰ نے کروڑوں دلوں میں بٹھا دی اور ان کے مذہب کی جڑ قائم کر دی اور کئی صدیوں تک وہ مذہب قائم رہا ہم ایسے پیشواؤں کو عزت کی نگاہ سے دیکھیں۔ وہ یقیناً اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہیں۔

اس سلسلہ میں حضرت مرزا صاحبؑ نے اپنی متعدد کتب میں تمام مقدس بانیان مذاہب کی تعریف کی ہے۔ چونکہ میرے ذمہ صرف حضرت کرشن جیؑ کے اخلاق فاضلہ کا ذکر کرنا ہے۔ اس لئے میں ان کے فضائل حمیدہ ذکر کر کے حضرت مرزا صاحب کے اقتباس سنا دوں گا۔

ہندو دوست اوتاروں کی کل سولہ کلائیں (درجے) مانتے ہیں۔ حضرت رام چندر جیؑ میں چودہ درجے پائے جاتے تھے۔ اوتاروں میں سب سے بڑے اوتار حضرت کرشن جیؑ کو مانا جاتا ہے جو تمام مدارج کے جامع تھے۔ اور شوڈش کلا سمپورن کہلاتے ہیں۔ گیتا کے مطابق آپ نے اس طریق کو پسند نہیں کیا کہ ترک دنیا کر کے پہاڑوں اور جنگلوں میں الگ تھلگ جا بیٹھتے بلکہ آپ نے بے غرض خدمت خلق کرنے کو ترجیح دی۔ آپ نے برہمن و شودر کے امتیازات اور چھوت چھات جیسی ناپسندیدہ رسم کو ترک کر کے مساوات قائم کر دی۔ اور فرمایا ہر انسان جو خواہ کسی خاندان سے تعلق رکھتا ہو ہر کام کر سکتا ہے۔ جس طرح بانسری اندر سے خالی ہوتی ہے اور اس میں سے شیریں نغمے نکلتے ہیں۔ اسی طرح چونکہ حضرت کرشن جی۔ کبر و غرور، بغض کینہ، حسد اور جملہ اخلاق قبیحہ سے خالی تھے۔ اس لئے آپ کا کلام بانسری کی نے کی طرح کشش رکھتا تھا۔ آپ میں مہمان نوازی کی بھی ایک خاص صفت تھی۔ چنانچہ جب یدھشٹر نے اشومیگھ یگیہ کیا تو حضرت کرشن جیؑ نے اس قدر تندہی سے مہمانوں کی خاطر تواضع کی کہ لوگ حیران رہ گئے۔

حضرت کرشن جی میں کمال درجہ کی قوت برداشت تھی۔ لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ آپ مقابلہ کی قوت سے عاری تھے نہیں بلکہ جب ایک خود غرض شخص جرا سندھ نے قریباً اسی راجاؤں کو قید کر لیا تو آپ نے پہلے اسے سمجھانے کی کوشش کی۔ لیکن جب وہ نہ سمجھا تو آپ نے اس کا مقابلہ کر کے راجاؤں کو چھڑا لیا۔ آپ غرباء و مساکین سے فراخدلی اور ہمدردی سے پیش آتے تھے۔ چنانچہ ایک غریب برہمن کے کچے چاولوں کو آپ نے محبت کے اظہار کے لئے چبا لیا اور اسے بہت سی دھن دولت دے کر ایک عالیشان محل بنوا دیا آپ غرباء سے بہت اعزاز و اکرام سے پیش آتے تھے۔ چنانچہ ایک دفعہ دریودھن نے آپ کی پرتکلف دعوت کا انتظام کیا لیکن آپ نے ایک غریب بدھور کی دعوت کو ترجیح دی۔ اور اس کی موٹی سوکھی خشک روٹی اور ساگ کھا کر بہت خوش ہوئے۔

حضرت مرزا صاحب کے اقتباس کا ذکر کرنے سے قبل یہ بتا دینا مناسب ہوگا۔ کہ اسلام کا بیان کردہ اصول حضرت مرزا صاحب نے تحریر فرمایا ہے۔ چنانچہ ہر قوم میں نبی اور اوتار اور ہادی آنے کا ذکر بار بار قرآن مجید میں آتا ہے۔ اس کے علاوہ حضرت کرشن جی کے اوتار ہونے کا ذکر آج سے پونے چودہ سو برس پہلے اسلام لانے والے اوتار حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے ان الفاظ میں فرمایا۔ کان فی الھند نبیا اسود اللون اسمہ کاھنا یعنی ملک ہند میں ایک سانولے رنگ کے اوتار گذرے ہیں جن کا نام کاھنا یعنی کنھیا تھا۔ حضرت مرزا صاحبؑ کو اللہ تعالیٰ نے گیتا کی طرف توجہ دلائی اور حضرت کرشنؑ جی کی تعریف "رودر گوپال" کے الفاظ میں کی۔ حضرت مرزا صاحبؑ فرماتے ہیں:۔

"ایک بزرگ اوتار جو اس ملک اور نیز بنگالہ میں بڑی بزرگی اور عظمت کے ساتھ مانے جاتے ہیں ان کا نام سری کرشن ہے۔"

"اس میں شک نہیں کہ سری کرشن اپنے وقت کا نبی اور اوتار تھا اور خدا اس سے ہمکلام ہوتا تھا۔"

اس امر پر طول طویل بحث کی ضرورت نہیں کہ نوع انسان نے تباہی کے ہتھیار کی ایجاد و اختراع کی دوڑ میں انتہا کر دی ہے۔ اور اب نوبت یہاں تک پہنچ چکی ہے۔ کہ ہر گوشۂ دنیا سے بہ صد ہم و غم اور یاس و ناامیدی یہ استفسار کیا جا رہا ہے کہ کیا دنیا تباہ ہونا چاہتی ہے۔ جن لوگوں نے اربوں ارب روپیہ فریق مخالف کو مرعوب کرنے کے لئے ان ایجادات پر صرف کر دیا وہ اپنی ایجادات سے خود بھی خوفزدہ ہو رہے ہیں۔ اور علی الاعلان کہہ رہے ہیں۔ کہ اگر جنگ میں ان بھیانک اسلحہ کا استعمال ایک ملک پر بھی کیا گیا۔ تو ناقابل اندازہ ہلاکت ہوگی۔ اور کشتوں کے پشتے لگ جائیں گے اور زخمیوں کے لئے دنیا بھر کے ہسپتال ناکافی ہوں گے۔

ان ایجادات کی ہلاکت آفرین کا اندازہ اس امر سے ہو سکتا ہے۔ کہ روسی اخبار ریڈ سٹار لکھتا ہے کہ ۱۹۰۸ء میں چودہ لاکھ ٹن وزنی ستارہ گرا تھا جس کی رفتار ۳۷½ میل فی سیکنڈ تھی۔ اور جس کا دھماکہ چھ چھ سو میل تک اور روشنی چار چار سو میل تک پہنچی تھی۔ اور اس سے ساٹھ ساٹھ میل کے درخت اکھڑ کر فضا میں تیرنے لگ پڑے تھے ہائیڈروجن بم اس سے کہیں زیادہ خطرناک ہے۔ یہ بھی بیان کیا جاتا ہے کہ ایٹم بم جو جاپان کے دو شہر ہیروشیما اور ناگاساکی میں استعمال ہوا اور جس سے کئی لاکھ انسان چشم زدن میں لقمۂ اجل ہوئے اور سارا علاقہ قیامت کا منظر بن گیا۔ یہ ہائیڈروجن بم جس کا قریب میں تجربہ کیا گیا ہے اس سے بھی چھ سو گنا زیادہ طاقتور ہے۔ فوری ہلاکت آفرین اخرات کے علاوہ اس بم کی زہر آلود راکھ بھی دور دراز کے علاقوں میں تباہی پھیلاتی ہے۔ چنانچہ جاپان کے ایک سرکردہ سائنسدان نے بیان کیا ہے کہ اگر امریکہ نے کوریا میں ہائیڈروجن بم استعمال کئے تو اس سے تمام جاپان کی آبادی ختم ہو جانے کا اندیشہ ہے۔ اور چین اور سائبیریا بھی اس کے ریڈیائی اثرات سے محفوظ نہیں رہ سکتے۔ چنانچہ باوجودیکہ حالیہ تجربہ امریکہ سے بہت دور علاقہ میں کیا گیا۔ لیکن اس کے اثر سے امریکہ کے کئی مقامات پر بارش ہوئی یہ تو ہائیڈروجن بم کا حال ہے۔ اس سے کہیں بڑھ کر کوبالٹ بم خطرناک ہے۔ چنانچہ امریکہ کے ایک سائنس کے مشہور ماہر پروفیسر براؤن نے بتایا ہے کہ کوبالٹ بم سے تین ہزار میل لمبے اور ڈیڑھ ہزار میل چوڑے علاقہ میں کوئی زندہ چیز باقی نہ رہے گی۔ اور ساری زمین سے زندگی کے آثار ناپید ہو جائیں گے۔ اور صدیوں تک دنیا غیر آباد رہے گی۔ چونکہ یہ بم اتنا خطرناک ہے کہ بطور تجربہ کے بھی نہیں داغا جا سکتا۔

اس وقت جبکہ عصر جدید کو تہذیب و تمدن والا قرار دیا جاتا تھا۔ اور یہ خیال کیا جاتا تھا کہ انسان کی تمام تخلیقی قابلیتیں بروئے کار آکر دنیا بہشت بنا چاہتی ہے۔ اب یکایک ان تباہ کن ہتھیاروں کی ایجاد نے انسان کی ہستی کو بیخ و بن سے ہلا دیا ہے۔ ہر نفس ترساں اور ہر انسان ہراساں ہے کہ کیا ہونے والا ہے۔ ہمارے لئے یہ لمحۂ فکریہ ہے کہ جب انسان ہی اس جہان میں مقصود ہے اور

وہ اشرف المخلوقات ہے کیا وہ اشرف اس لئے ہے کہ وہ کائنات کے متعلق سربستہ رازوں کو معلوم کر کے اپنے تئیں ہلاک کر دے۔ انہی ایجادات و اختراعات کے باعث فی زمانہ لوگ نخوت و غرور میں فرعون و نمرود کو بھی مات کر کے اللہ تعالیٰ کی علی الاعلان ہتک کرنے پر اتر آئے ہیں۔ بے شک انسان نے زمین کی پاتال کے راز معلوم کر لئے۔ اس نے آسمانوں کے بھید پا لئے۔ اس نے ایسی ایجادات کر لیں کہ جو الف لیلہ کے قصوں سے زیادہ عجیب نظر آتی ہیں۔ لیکن سوال یہ ہے کہ اگر انسان دماغی اور عقلی طور پر ترقی کی شاہراہ پر گام زن ہے۔ تو کیا ترقی اور تباہی ایک ہی چیز کے دو نام ہیں؟ اگر نہیں اور یقیناً نہیں تو لازماً ہمیں تسلیم کرنا پڑے گا۔ کہ چونکہ ہم نے صرف مادی ترقیات کیں۔ مادہ پرستی اختیار کی۔ مخلوق کی طرف جھک گئے۔ لیکن اس جہان کے خالق کو اپنے افکار اور اپنے اعمال سے بکلی نکال دیا اور مکمل طور پر فراموش کر دیا۔ اس لئے اس کودک اور نادان بچہ کی طرح جس کے ہاتھ میں تلوار دی گئی ہو ہم نے اسے کھلونا سمجھتے ہوئے استعمال کر کے اپنے تئیں ہلاک کرنا چاہا ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ انسان اشرف المخلوقات ہے۔ اسے ایسی استعدادیں ودیعت ہوئی ہیں۔ جن سے دوسری مخلوقات محروم ہے۔ لیکن انسان کا مقصود زندگی اور کوہر حیات خودکشی نہیں۔ اب جبکہ اس کی تمام مساعی خودکشی اور انسان کشی پر منتج ہو رہی ہیں۔ تو صاف ظاہر ہے کہ اس کا اندازِ فکر غلط تھا۔ ع

غلط بود ہر چہ ما پنداشتیم

یقیناً ہماری ان تخریبی مساعی کے نتائج مسرت افزا نہیں ہو سکتے اور مادہ پرستی کی بجائے اگر ہم اپنی روحانی اصلاح کی طرف توجہ دیں تو دنیا اس تباہی سے بچ سکتی ہے۔ یہ ایک ناقابل تردید حقیقت ہے کہ کسی اوتار اور نبی پر ایمان لانے والوں نے ہمیشہ اعلیٰ اخلاق کا مظاہرہ کیا ہے۔ اور اعلیٰ تہذیب و تمدن قائم کیا ہے۔ اور جب بھی فتنہ و فساد نے عالمگیر صورت اختیار کی ہے۔ اس وقت وہ زمانہ ہوتا ہے کہ جب اوتار کو گذرے لمبا عرصہ گزر چکا ہوتا ہے۔ چنانچہ نوع انسان کو تباہی سے بچانے کے لئے حضرت مرزا صاحب نے یہ طریق بتایا کہ تمام مذاہب والے ایک دوسرے کے بزرگوں کو عزت و احترام سے یاد کریں تاکہ ایک طرف فرقہ دارانہ تعصب دور ہو۔ محبت اور اخلاص اور بھائی چارہ پیدا ہو۔ دوسری طرف جب ہم دیگر مذاہب کے اوتاروں کے حالات کا مطالعہ کریں گے۔ تو اس سے بے جا حسد، کینہ اور بغض دور ہو گا۔ وسعت قلبی پیدا ہو گی۔ نہ صرف ان بزرگوں بلکہ ان کے ماننے والوں کے لئے احترام پیدا ہو گا۔ تیسرے ہر ایک قوم میں یہ خیال پیدا ہو گا کہ جب دیگر مذاہب والے ہمارے اوتار کی تعریف و توصیف کرتے ہیں کیا ہمارا یہ فرض نہیں کہ ہم ان کے حالات سے نہ صرف خود واقف ہوں بلکہ دوسروں کو بھی واقف کریں۔ اور نہ صرف یہی بلکہ ان اخلاق حسنہ کو اپنے آپ میں پیدا کرنے کی سعی پیہم کریں تاکہ کسی کو یہ خیال کرنے کا موقعہ نہ ملے کہ ان کے اوتار تو صفات حمیدہ سے متصف تھے۔ لیکن ان کے ماننے والے اپنے اوتار کے نقش قدم پر چلنے کی بجائے ان کو بدنام کرنے والے اطوار سے ملوث ہیں۔ کیا اس میں ذرہ بھر شک و شبہ کی گنجائش موجود ہے کہ دنیا کے مختلف نظریات کی سرد یا گرم جنگ دراصل قومی، ملکی، مذہبی تعصبات اور تنگ نظری کا نتیجہ ہے۔ اگر ہم صحیح جائزہ لیں کہ اخلاق فاضلہ پر قائم ہو جائیں۔ تو سب اختلافات جو عداوت اور جنگ تک نوبت پہنچا دیتے ہیں یک قلم ان کا خاتمہ ہو جائے۔ سو کیا ہی بہتر ہو کہ ایک مسلمان کو دیکھتے ہی دوسرے پکار اٹھیں کہ حضور نبی محمد صلعم نظر آتا ہے اور ایک عیسائی کے اطوار میں حضرت عیسیٰؑ کی چلتی پھرتی تصویر نظر آئے۔ اور ایک ہندو کو دیکھتے ہی حضرت کرشنؑ کے اوصاف حمیدہ یاد آ جائیں اور ایک سکھ پر نظر پڑتے ہی حضرت بابا نانک جی کی نیک جیون کے نقوش صاف دکھائی دیں۔ دنیا کی نجات اسی میں ہے۔ اور جب تک ہم ان بزرگوں جیسا نہیں بنیں گے۔ اور ان کی نیک جیون کو اپنے لئے مشعل راہ بنا کر چھوت چھات تعصب، نارواداری اور تنگ نظری کو اپنے لائحہ عمل سے نہ نکال پھینکیں گے اس وقت تک دنیا بہشت کے نمونہ کی بجائے جہنم کا نقشہ پیش کرے گی۔ سو ایسی بہشت نما دنیا کی تخلیق کے لئے کہ جو تمام رذائل سے یکسر خالی ہو اور ہر جگہ یوں اخلاق فاضلہ نظر آئیں گویا فرشتوں کا اتار ہے۔ جس کا آسمان بھی نیا ہے اور زمین بھی نئی۔ سو ایسی دنیا کی تخلیق کے لئے ہم سب کی مساعی حسنہ کی ازبس ضرورت ہے اور اگر ہم ان اوتاروں سے سبق حاصل کریں اور ایسی دنیا کے قائم کرنے میں کامیاب ہو جائیں اور ضرور ہو جائیں گے۔ تبھی دراصل ہم اشرف المخلوقات کہلانے کے مستحق ہیں۔ قریباً پچاس برس قبل حضرت مرزا صاحبؑ نے دنیا کو آگاہ کر دیا کہ وہ قیامت برپا کرنے والے مصائب سے دوچار ہو گی۔ اور بتایا کہ اس کی وجہ خدا سے دوری ہے۔ اور اگر توبہ کی جائے تو ان مصائب کا خاتمہ ہو سکتا ہے۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں:۔

"یاد رہے کہ خدا نے مجھے عام طور پر زلزلوں کی خبر دی ہے۔ پس یقیناً سمجھو کہ جیسا کہ پیشگوئی کے مطابق امریکہ میں زلزلے آئے ایسا ہی یورپ میں بھی آئے۔ اور نیز ایشیا کے مختلف ممالک میں آئیں گے۔ اور بعض ان میں قیامت کا نمونہ ہوں گے اور اس قدر موت ہو گی کہ خون کی نہریں چلیں گی ... اور اکثر مقامات زیر و زبر ہو جائیں گے کہ گویا ان میں کبھی آبادی نہ تھی اور اس کے ساتھ اور بھی آفات زمین و آسمان میں ہولناک صورت میں پیدا ہوں گی۔ یہاں تک کہ ہر ایک عقلمند کی نظر میں وہ باتیں غیر معمولی ہو جائیں گی۔ اور ہیئت اور فلسفہ کی کتابوں کے کسی صفحہ میں ان کا پتہ نہیں ملے گا تب انسانوں میں اضطراب پیدا ہو گا کہ یہ کیا ہونے والا ہے وہ دن نزدیک ہیں بلکہ میں دیکھتا ہوں کہ وہ دن دروازے پر ہیں کہ دنیا ایک قیامت کا نظارہ دیکھے گی اور نہ صرف زلزلے بلکہ اور بھی ڈرانے والی آفتیں ظاہر ہوں گی ... یہ اس لئے کہ نوع انسان نے اپنے خدا کی پرستش چھوڑ دی ہے اور تمام دل اور تمام ہمت اور تمام خیالات سے دنیا پر ہی گر گئے ہیں۔ کیا تم خیال کرتے ہو کہ تم ان زلزلوں سے امن میں رہو گے یا تم اپنی تدبیروں سے اپنے تئیں بچا سکتے ہو؟ ہرگز نہیں انسانی کاموں کا اس دن خاتمہ ہو گا .... اے یورپ! تو بھی امن میں نہیں اور اے ایشیا! تو بھی محفوظ نہیں اور اے جزائر کے رہنے والو! کوئی مصنوعی خدا تمہاری مدد نہیں کرے گا میں شہروں کو گرتے دیکھتا ہوں اور آبادیوں کو ویران پاتا ہوں وہ واحد یگانہ ایک مدت تک خاموش رہا مگر اب وہ ہیبت کے ساتھ اپنا چہرہ دکھلائے گا جس کے کان سننے کے ہوں سنے ... مگر خدا غضب میں دھیما ہے توبہ کرو تا تم پر رحم کیا جائے جو خدا کو چھوڑتا ہے وہ ایک کیڑا ہے نہ کہ آدمی اور جو اس سے نہیں ڈرتا وہ مردہ ہے نہ کہ زندہ" (حقیقۃ الوحی)

شذرات بقیہ صہ ۳

ہی عقیلی علوم قرآنیہ کے صحیح شوق سے بے بہرہ ہیں ان میں اس بیش سخت کا کوئی حصہ بھی نہیں پایا جاتا جو قرآن دانی کی ابتدائی منزل تک بھی انہیں پہنچا سکے معارف قرآنیہ کی روح افزا لذت سے انکے دل و دماغ کی گہرائیاں ہی ناواقف نہیں رہ جاتیں بلکہ یہ چیز ان کے دل و دماغ کی بیرونی سطحوں کو بھی مس کرنے نہیں پاتی افسوس پھر کیا امید کی جا سکتی ہے ان لوگوں سے کہ وہ غیر مسلم اقوام کو انکی مگھنوں سے کھینچ کر قرآن کریم کے گرد کھڑا کر دیں گے جبکہ جذب قلوب کی اس روح کو جو انکے ربانی الفاظ کے اندر پوشیدہ ہے وہ خود بھی نکال ہی نہیں سکے ہے "یہ سب کچھ ہے گو ہمیں یہ کہنے پر مجبور ہوں کہ اس امر میں اتنے قصہ وار ہمارے طلبا نہیں جتنا خود ہمارا نصاب تعلیم جس نصاب میں وہ کتب تفاسیر داخل کی گئی ہیں ... قرآنیت ... سے یہ مباحث کچھ تعلق نہیں رکھتے۔ یہ تفاسیر قرآن کی اصلی روح کو ظاہر نہیں کر سکتیں" ..... "یہ اور اس قسم کے بہت سے مباحث متعلقہ بہ قرآن میں جو ہماری بے التفاتیوں کے ماتم کناں ہیں ..... دہریت اور لادینیت کے اس قیامت خیز طوفان میں بھی بعض موجیں ...... یہ سالفر زانہ نغمہ سنا دیا کرتی ہیں کہ دنیا ایک انقلاب کو قبول کرنے والی ہے اور دنیا کا آئندہ مذہب اسلام ہو گا۔ اگر یہ سچ ہے تو کیا یہ دین حق کی علمبردار عربی خواں جماعت اس آنے والی نئی دنیا کی تعمیر میں کوئی حصہ بھی لے گی؟" ... یہ ہے دوسروں کو کافر قرار دینے والے علماء اور ان کے مدارس کی حالت۔ یہ ابھی سوچ بھی نہیں ہے بلکہ محض ایک نے توجہ دلائی ہے کہ نئی دنیا کی تعمیر میں عربی خواں جماعت کوئی حصہ لیگی یا نہیں؟ باوجود ان کی بیان کردہ ساری تفصیل کے ان کے نزدیک پھر بھی یہ جماعت "حق کی علمبردار ہے" حالانکہ مسلمانوں کے ادبار و تنزل کا سبب صرف یہ ہے کہ ان میں پایا جاتا ہے بلکہ اس کے یہی علماء حق ہر طرح ذمہ دار ہیں نہ معلوم پھر بھی کس منہ سے یہ اپنے تئیں ورثۃ الانبیاء کہلاتا اپنا پیدائشی حق سمجھتے ہیں؟ کیا ورثۃ الانبیاء کی ایسی ہی حالت ہوا کرتی ہے؟ — دنیا کا آئندہ مذہب: صرف اسلام ہوگا یہ آواز یوں ہی نہیں اٹھنے لگی بلکہ جماعت احمدیہ کے مجاہدین کے جہاد تبلیغ کے صدقے۔ یہ سب کچھ ہو رہا ہے یہ مجاہد ترک وطن اور ترک احباب کر کے شب و روز اعلائے کلمۃ اللہ کیلئے اپنی جملہ مساعی وقف کئے ہوئے ہیں اور یہ جماعت اپنے اور عیال کے پیٹ کاٹ کر روپیہ فراہم کرتی ہے

خدا کے سب سے بڑے دشمن روس منحوس کی تباہی کیلئے
انبیاء کی پیشگوئیاں

(۳)

از مکرم مولوی محمد ابراہیم صاحب قادیانی فاضل
انچارج جامعۃ المبشرین قادیان

اور تیرے جبڑوں میں آنکڑے ڈال کر تجھے اور تیرے تمام لشکر اور گھوڑوں اور سواروں کو جو سب کے سب مسلح لشکر ہیں۔ جو پھریاں سپریں لئے ہیں ان سب کے سب تیغ زن ہیں کھینچ نکالوں گا۔ اور ان کے ساتھ فارس اور کوش اور فوط جو سب کے سب سپر بردار اور خود پوش ہیں۔ جمر اور اس کا تمام لشکر اور شمال کی حدود اطراف کے اہل تجرمہ اور ان کا تمام لشکر یعنی بہت سے لوگ جو تیرے ساتھ ہیں تو تیار رہ اور اپنے لئے تیاری کر تو اور تیری تمام جماعت جو تیرے پاس فراہم ہوتی ہے۔ اور تو ان کا پیشوا ہو اور بہت دنوں کے بعد تو یاد کیا جائے گا۔ اور آخری برسوں میں اس سرزمین پر جو تلوار کے غلبہ سے چھڑائی گئی ہے باز جس کے لوگ بہت سی قوموں کے درمیان سے فراہم کئے گئے ہیں۔ اسرائیل کے پہاڑوں پر جو قدیم سے ویران تھے چڑھ آئے گا۔ تو بادل کی مانند زمین کو چھپائے گا۔ تو اور تیرا تمام لشکر اور بہت سے لوگ تیرے ساتھ۔ خداوند خدا یوں فرماتا ہے۔ کہ اس وقت یوں ہوگا کہ بہت سے مضمون تیرے دل میں آئینگے اور تو ایک برا منصوب باندھیگا اور تو کہیگا کہ میں دیہات کی سرزمین پر حملہ کروں گا۔ میں ان پر حملہ کروں گا جو راحت و آرام سے بستے ہیں۔ جن کی نہ فصیل ہے نہ اڑ بنگے اور نہ پھاٹک ہیں تاکہ تو لوٹے اور مال کو چھینے اور ان ویرانوں پر جو اب آباد ہیں اور ان لوگوں پر جو تمام قوموں میں سے فراہم ہوئے ہیں جو مویشی اور مال کے مالک ہیں اور زمین کی ناف پر بستے ہیں۔ اپنا ہاتھ چلائے سبا اور ددان اور ترسیس کے سوداگر اور ان کے تمام جوان شیر ببر تجھ سے پوچھینگے کیا تو غارت کرنے آیا ہے۔ کیا تو نے اپنے غول اس لئے جمع کیا ہے کہ مال چھینے اور چاندی سونا لوٹے اور مویشی اور مال لیجائے اور بڑی غنیمت حاصل کرے۔ اس لئے اے آدم زاد نبوت کر اور جوج سے کہہ کہ خداوند خدا یوں فرماتا ہے کہ جب میری امت اسرائیل امن سے بسے گی کیا تجھے خبر نہ ہوگی۔ اور تو اپنی جگہ سے شمال کی دور اطراف سے آئیگا۔ تو اور بہت سے لوگ تیرے ساتھ جو سب کے سب گھوڑوں پر سوار ہوں گے ایک بڑی فوج اور بھاری لشکر۔ تو میری امت اسرائیل کے مقابلہ کو نکلے گا اور زمین کو بادل کی طرح چھپائے گا یہ آخری دنوں میں ہوگا۔ اور میں تجھے اپنی سرزمین پر چڑھا لاؤں گا۔ تاکہ قومیں تجھے جانیں۔ جس وقت میں اے جوج ان کی آنکھوں کے سامنے تجھ سے اپنی تقدیس کراؤں خداوند خدا یوں فرماتا ہے کہ کیا تو وہی نہیں جس کی بابت میں نے قدیم زمانہ میں اپنے خدمت گذار اسرائیلی نبیوں کی معرفت جنہوں نے ان ایام میں سالہا سال تک نبوت کی فرمایا تھا کہ میں تجھے ان پر چڑھا لاؤں گا۔ اور یوں ہوگا کہ ان ایام میں جب جوج اسرائیل کی مملکت پر چڑھائی کرے گا تو میرا قہر میرے چہرہ سے نمایاں ہوگا اور خداوند خدا فرماتا ہے۔ کیونکہ میں نے اپنی غیرت اور آتش قہر میں فرمایا کہ یقیناً اس روز اسرائیل کی سرزمین میں سخت زلزلہ آئیگا یہاں تک کہ سمندر کی مچھلیاں اور آسمان کے پرندے اور میدان کے چرندے اور سب کیڑے مکوڑے زمین پر رینگتے پھرتے ہیں اور تمام انسان جو روئے زمین پر ہیں میرے حضور تھرتھرائینگے۔ اور پہاڑ گر پڑیں گے اور کراڑے بیٹھ جائیں گے اور ہر ایک دیوار زمین پر گر پڑے گی۔ اور میں اپنے سب پہاڑوں سے اس پر تلوار طلب کروں گا خداوند خدا فرماتا ہے۔ اور ہر ایک انسان کی تلوار اس کے بھائی پر چلے گی اور میں وبا بھیجکر اور خونریزی کرکے اسے سزا دوں گا۔ اور اس پر اور اس کے لشکروں پر اور ان بہت سے لوگوں پر جو اس کے ساتھ ہیں شدت کا مینہ اور بڑے بڑے اولے اور آگ اور گندھک برساؤں گا۔ اور اپنی بزرگی اور تقدیس کراؤں گا۔ اور بہت سی قوموں کی نظروں میں مشہور ہوں گا اور وہ جانیں گے کہ خداوند میں ہوں۔ (باقی)

اخبار عالم احمدیت

انچارج مبلغ امریکہ سنگاپور اور لاہور میں مبلغ سوئٹزرلینڈ کا انٹرویو ٹیلی ویژن پر مبلغ ہالینڈ کی پریس کانفرنس مبلغ سپین کا بیان اسلامی سپین کے متعلق

مبلغ امریکہ سنگاپور میں

سنگاپور ۵ ارمئی۔ مکرم چوہدری خلیل احمد صاحب ناصر مبلغ انچارج جماعتہائے احمدیہ امریکہ ۲۱ ارمئی کو جاکرتا (انڈونیشیا) سے واپسی پر ایک رات کے لئے سنگاپور تشریف لائے ہوائی اڈے پر احمدی اور غیر احمدی احباب نے آپکا خیر مقدم کیا۔ آپکے اعزاز میں ایک پرتکلف دعوت کا انتظام کیا گیا جس میں "امریکہ میں اسلام" کے موضوع پر دلچسپ گفتگو ہوئی۔ آپ نے فرمایا کہ میری اہلیہ بطیب خاطر امریکہ جیسے ملک میں شرعی پردہ کی پابند ہیں اور امریکہ بھر میں وہ اکیلی خاتون ہیں جو پردہ کرتی ہیں۔ ۳ ارمئی کو مولانا محمد صادق صاحب فاضل مبلغ نے احباب سمیت دعاؤں کے بعد موصوف کو الوداع کیا۔

واشنگٹن ۲۲ رمئی۔ مکرم مولوی عبد القادر صاحب ضیغم مبلغ نے بذریعہ تار اطلاع دی کہ مکرم مولوی نور الحق صاحب انور مبلغ ۱۸ رمئی کو بخیریت نیویارک پہنچ گئے۔ الحمد للہ۔

زیورچ ۲۵ رمئی۔ گذشتہ رات سوئٹزرلینڈ میں احمدیہ مسلم مشن کے مبلغ انچارج ناصر احمد صاحب کا "سوئس ٹیلی ویژن" پر ایک انٹرویو نشر ہوا۔ اس پروگرام میں جو سوئٹزرلینڈ کی ٹیلی ویژن تاریخ میں اپنی نوعیت کا پہلا پروگرام تھا۔ شیخ ناصر احمد صاحب نے قرآن مجید کے جرمن ترجمہ کا نسخہ پیش کیا۔ آپ نے قرآن مجید کی بعض آیات بھی پڑھ کر سنائیں (پاکستان ٹائمز ۲۵/۵/۵۶)

لاہور ۲۸ رمئی مسجد احمدیہ بیرون دہلی دروازہ میں نماز جمعہ مکرم چوہدری خلیل احمد صاحب ناصر نے پڑھائی۔ اور خطبہ میں آپنے احباب جماعت کو اس امر کی طرف توجہ دلائی کہ آج اسلام کا عملی نمونہ پیش کئے بغیر ہم دنیا کو اسلام کا گرویدہ نہیں بنا سکتے۔ تبلیغ اسلام کے سلسلے میں جو چیز اہمیت رکھتی ہے وہ یہ ہے کہ ہماری زندگیاں خود اس بات کی گواہی دے سکیں کہ آج دنیا کی نجات صرف اور صرف اسلام پر عمل کرنے کے ساتھ وابستہ ہیں۔

ہیگ (ہالینڈ) مولوی غلام احمد صاحب بشیر انچارج احمدیہ مشن ہالینڈ نے پریس کانفرنس میں بتایا کہ جماعت احمدیہ نے بہت سی زبانوں میں قرآن مجید کا ترجمہ شائع کرنے کا بیڑا اٹھایا ہے اس سے قبل سواحیلی میں جو مشرقی افریقہ کے کروڑوں لوگوں کی زبان ہے شائع کیا۔ قرآن مجید کی انگریزی تفسیر کی دو جلدیں شائع ہو چکی ہیں۔ اور دوسری دو زیادہ سے زیادہ ۱۹۵۵ء کے شروع تک پریس میں آجائیں گی۔ اٹالین زبان کا ترجمہ بھی مکمل ہو چکا ہے۔ اور عنقریب شائع ہو جائے گا۔

آپ نے یہ بھی بتایا کہ پادریوں کی وجہ سے اسلام کے متعلق غلط خیالات پھیلے ہوئے ہیں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت امام جماعت احمدیہ کا ذکر کرکے بتایا کہ کس کس ملک میں احمدیہ مشن قائم ہیں۔ نیز یہ کہ ہالینڈ میں ایک مسجد بنائی جائے گی جس کا کام میونسپل کمیٹی سے منظوری ملتے ہی شروع ہو جائے گا۔ نقشہ کمیٹی کے زیر غور ہے۔

سیرالیون (مغربی افریقہ) وہاں کے احمدیہ مشن کے مبلغ انچارج مکرم مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری کو تین ماہ قبل ایک حادثہ پیش آیا تھا۔ جس کی وجہ سے ان کے بائیں بازو کی ہڈی ٹوٹ گئی۔ ابھی تک صاحب فراش ہیں۔ چار مرتبہ پلستر تبدیل کیا جا چکا ہے۔ بازو ابھی تک ٹھیک نہیں ہوا۔ عام صحت پر بھی بہت اثر ہے۔ اور وہ کمزور ہے۔ احباب صحت عاجلہ کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

(باقی)

پشاور میں ایک درویش کی وفات

۱۴ ررمضان مبارک کو تین بجے صبح برادرم مکرم مولوی غلام احمد صاحب دراصل سکونت جلال پور جٹاں ضلع گجرات) چار پانچ ماہ کی علالت کے بعد وفات پاگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم نہایت مخلص احمدی تھے۔ ہر حالت میں صابر و شاکر رہتے تھے۔ خاکسار ایڈیٹر کو اس وقت سے ان سے واقفیت تھی جب مرحوم مدرسہ احمدیہ قادیان میں تعلیم پاتے تھے تو آپ پانچویں یا چھٹی میں تھے کہ بیمار ہوگئے اسلئے تعلیم مکمل نہ کر سکے تھے۔ پھر سال قادیان سے باہر رہ کر پھر مستقل طور پر دار الرحمت قادیان میں سکونت اختیار کر لی تھی اور خیاطی سے گذر اوقات کرتے تھے۔ بہت حلیم طبع تھے۔ غصہ بہت کم آتا تھا اور کبھی آپ کا کسی سے جھگڑا ہوتے نہیں دیکھا۔ تقسیم ملک کے وقت آپ نے اپنا نام قادیان میں قیام کے لئے پیش کیا۔ ۱۹۴۸ء میں نظام سلسلہ نے جب مناسب سمجھا تو ان کو اور بعض اور احباب کو پاکستان جانے کی اجازت دیدی۔ مرحوم کی مغفرت کیلئے دعا فرمائیں نیز اس امر کیلئے کہ آپکی بیوہ اور چاروں چھوٹے بچوں کو صبر جمیل کی توفیق ملے اور اللہ تعالیٰ کی حفاظت و نصرت

بلا تبصرہ

ایک لاہوری روزنامہ میں ایک مراسلہ "اگر... کو اس بات پر اصرار ہے کہ جماعت اسلامی دونوں کام یعنی لوگوں میں اسلامی زندگی پیدا کرنا، اور حکومت پر قبضہ حاصل کرنا کرنا چاہتی ہے۔ تو میں ان سے گذارش کرتا ہوں کہ وہ پاکستان کی سات سالہ تاریخ میں اپنی دونوں قسم کی سرگرمیوں پر نظر دوڑائیں اور توازن کے ایک پلڑے میں عوام کو سچے مسلمان بنانے کی سرگرمیاں اور دوسرے میں حکومت کے بدلنے کی سرگرمیوں کو ڈالتے جائیں۔ تو تھوڑی ہی دیر کے بعد انہیں اصل صورت نظر آجائے گی۔ ایک مثال عرض کرتا ہوں۔ گزشتہ دنوں جماعت اسلامی نے کراچی میں ایک جلسہ منعقد کیا۔ جلسہ میں ہزاروں کی حاضری تھی اور بہت پر جوش طریقہ پر حکومت پر نکتہ چینی کی گئی۔ عین اس وقت جبکہ جلسہ کے اختتام کا اعلان ہو رہا تھا، مؤذن نے نماز کے لئے اذان دی۔ اور باوجود اس کے کہ لاؤڈ سپیکر پر بار بار حاضرین سے درخواست کی گئی کہ نماز پڑھ کر جائیں، جب نماز کھڑی ہوئی تو ہزاروں میں سے صرف پانچ چھ آدمی ٹھہر سکے یعنی حکومت کے متعلق تو جماعت اسلامی کی سرگرمیوں نے ہزاروں منتشر لوگوں کو اکٹھا کر لیا۔ لیکن ان ہزاروں جمع شدہ لوگوں میں سے نماز کے لئے دس آدمیوں کو بھی نہ ٹھہرایا جا سکا۔" (صدق جدید لکھنؤ)

تاریخ القرآن

از جناب یعقوب علی عرفانی الاسدی ۱۹۰ صفحات۔ چھوٹی تقطیع۔ مجلد قیمت ہے۔ پتہ عرفانی الاسدی صاحب الدین بلڈنگ۔ سکندر آباد دکن۔ دفتر الحکم عید گاہ روڈ۔ کراچی ۱۲ (پاکستان)

اس نام کی ایک کتاب حافظ محمد اسلم صاحب جیراجپوری کے قلم سے بہت مدت ہوئی دیکھنے میں آئی تھی۔ سیوطیؒ کی مشہور کتاب الاتقان کا بھی ترجمہ غالباً اردو میں ہو چکا ہے۔ اور فاضل گرامی مولانا مناظر احسن گیلانی بھی تدوین قرآن کے نام سے ایک مختصر لیکن حسب دستور بڑی جامع کتاب شائع فرما چکے ہیں۔ تاہم تاریخ تدوین قرآن پر ایک اچھی کتاب کی ضرورت باقی تھی۔ اور یہ کتاب اسی ضرورت کے پورا کرنے کے لئے وجود میں آئی ہے۔ — مصنف کا اصل محرک مغربی اہل قلم اور پادریوں کے ترتیب قرآنی پر حملہ کا دفاع ہے۔ اور مصنف نے اسی "تحریف القرآن" کے اعتراض کا یہ پر زور مدلل و دلچسپ جواب دینا چاہا ہے۔ اور اس طرح یہ تصنیف اچھی خاصی علم کلام کی بھی ایک کتاب بن گئی ہے۔

کتاب پانچ بابوں میں تقسیم ہے۔ پہلا باب مختصر ہے اور اس میں اعتراضات کی تشریح ہے۔ باب دوم قرآن مجید کی محفوظیت پر ہے۔ باب سوم قرآن مجید کی موجودہ ترتیب اور ترتیب نزولی پر ہے۔ باب چہارم قرآن مجید کی سورتوں اور آیتوں کے اندرونی ربط و نظم پر ہے۔ اور یہ باب سب سے زیادہ مفصل ہے۔ باب پنجم متفرق مسائل متعلقہ پر ہے۔ خصوصاً مسئلہ نسخ پر۔ اور ان پانچوں بابوں کے اندر موضوع سے متعلق بچاسوں مسئلے تحتانی عنوانات کے ماتحت آگئے ہیں — مصنف کا تعلق مسلک قادیانیت (احمدیت) سے ہے۔ یہ دیکھ کر خاص طور پر خوشی ہوتی ہے کہ عام طور پر انہوں نے ترجمانی جمہور اہلِ سنت ہی کی کی ہے۔ صرف کہیں کہیں ذرا ہٹے ہیں۔ لیکن اس حد تک تفرقہ تو خود علماء اہل سنت نے جمہوریت کے مقابلہ میں اختیار کیا ہے۔ "احمدیت" کے حوالے صرف دو جگہ نظر آئے۔ ایک ص ۸۸-۸۹ پر دوسرے ص ۱۷۷ پر اور ممکن ہے کہ استیعاب کامل سے دیکھنے کے بعد دو ایک جگہ اور مل جائیں۔ لیکن بہ حیثیت مجموعی کتاب مسلک اہل سنت ہی کی ترجمان ہے۔ (صدق جدید لکھنؤ ۴؍۵؍۵۴)

انجمن اتحاد الاطفال شاہجہانپور

محمد بشیر الدین صاحب احمدی شاہجہانپور اطلاع دیتے ہیں کہ "انجمن اتحاد الاطفال خادم اردو" کا قیام عمل میں لایا گیا ہے اس میں بیس سال تک کے افراد شامل ہو سکتے ہیں۔ مسلم اطفال معرفت والدہ شبیر احمد صاحب صدیقی محلہ تارین ٹھکی شاہجہانپور خط و کتابت کریں۔

بدر کے پاکستانی خریداروں سے
گذارش

عرصہ تین سال سے جماعت کے دائمی مرکز قادیان سے نکلنے والا پرچہ ہفتہ وار باقاعدہ آپ کی خدمت میں پہنچ رہا ہے۔ اس عرصہ میں بعض حضرات کے نام بقایا چندہ واجب الوصول ہے۔ ان کی خدمت میں انفرادی چٹھیاں بھی جاری ہیں۔ بوجہ غیر ملک ہونے کے اخبار وی پی نہیں بھجوایا جا سکتا۔ اس لئے جملہ پاکستانی خریداران کا فرض ہے کہ

اپنے چندہ کی جملہ رقوم محاسب صاحب ربوہ کے نام بحساب اخبار بدر جلد روانہ فرمائیں۔ اور کوپن نمبر اور تاریخ سے دفتر ہذا کو اطلاع دیں۔ ورنہ بقایا ہونے کی صورت میں مجبوراً اخبار بند کر دیا جائے گا۔

(مینیجر اخبار بدر قادیان)

ضروری اعلان ۔ مساجد و مدارس

نظارت ہذا کو ہندوستان بھر کی جماعتوں میں احمدیہ مساجد اور احمدیہ مدارس کی تعداد کی ضرورت ہے۔ جملہ پریذیڈنٹ و سیکرٹریان تعلیم و تربیت سے درخواست ہے کہ وہ فوری طور پر مطلع فرمائیں۔ کہ ان کے گاؤں میں احمدیہ مساجد کتنی ہیں۔ اگر مسجد نہ ہو تو بھی مطلع کیا جائے۔ اسی طرح ایسے احمدیہ سکول جن کو مرکز کی طرف سے گرانٹ نہیں ملتی ان کے متعلق بھی مطلع کیا جائے۔ نیز یہ کہ کتنی کلاسیں ہیں۔

ناظر تعلیم و تربیت قادیان

امتحان کتب سلسلہ!
الوصیۃ کی بجائے سبز اشتہار

قبل ازیں نظارت ہذا اعلان کر چکی ہے کہ اس مرتبہ مورخہ ۲۲؍۸؍۵۴ کو "ابطال الوہیت مسیح" اور "رسالہ الوصیت" کا امتحان ہوگا۔ مگر چونکہ رسالہ الوصیت کا امتحان ابھی صرف چند ماہ قبل لیا جا چکا ہے۔ اس لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ رسالہ الوصیت کی بجائے سبز اشتہار کا امتحان ہوگا۔ یعنی اب "ابطال الوہیت مسیح" اور "سبز اشتہار" کا امتحان منعقد ہوگا۔ دوستوں کی سہولت کے لئے امتحان کی تاریخ بھی مورخہ ۲۲؍۸؍۵۴ کی بجائے ۲۹؍۸؍۵۴ مقرر کی جاتی ہے۔ سیکرٹریان تعلیم اپنی اپنی جماعتوں میں زیادہ سے زیادہ دوستوں کو شریک امتحان ہونے کی تحریک فرمائیں۔

ناظر تعلیم و تربیت قادیان

لجنات بقیہ صہ۲

خدمت میں ہمارا اسلام پہنچا دیں اور دعا کی درخواست کریں

لیسان (لوریٹنیو) عاجزہ ایک ماہ سے لیسان آئی ہے۔ روزانہ ایک احمدی لڑکی کو قرآن مجید کا ملائی ترجمہ اور ایک کو قاعدہ یسرنا القرآن پڑھاتی ہوں۔ ایک عورت کو قاعدہ ختم کرا کے قرآن مجید شروع کرایا ہے۔ یہ دونوں بچوں والی عورتیں کافی تکلیف کر کے شوق سے بلاناغہ روزانہ بس پر آتی ہیں۔ تین عورتوں کو نماز کا ملائی ترجمہ سکھایا ہے۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق اچانک جانکاہ خبر سنتے ہی دو بکرے صدقہ کئے گئے۔ حضور کے اس ارشاد سے کہ ہر احمدی اپنے ہاتھ سے کمائی کر کے چندہ دے بہنوں کو آگاہ کر دیا ہے۔ سب سے پہلے میری چھوٹی بہن امۃ الکریم راشدہ نے دس ڈالر کما کر نصف رقم چندہ میں دی ہے۔

مختصر اور ضروری خبریں

۱۴ر جون۔ ٹوکیو۔ جاپانی پارلیمنٹ میں ایک جھگڑا ہو جانے پر سوشلسٹ ممبروں نے صدر کی کرسی پر قبضہ کر لیا۔ دونوں طرف کے ممبروں نے ایک ہنگامہ برپا کر دیا۔ پولیس کے دو سو آدمیوں کے لاٹھی چارج کرنے پر ہنگامہ پر قابو پایا گیا۔ ۱۲۵ اشخاص زخمی ہو گئے۔

کراچی۔ پاکستانی بحریہ کے کمانڈر انچیف ایک ماہ کے دورہ پر لندن روانہ ہو گئے۔ جہاں وہ رائل نیوی کے مختلف اداروں کا معائنہ کریں گے۔

نئی دہلی۔ حکومت ہند نے ایک پریس نوٹ میں اعلان کیا ہے کہ بحری رستہ سے زیارت کے لئے حجاز، عراق اور ایران جانے والے تمام اشخاص کو انکم ٹیکس کلیرنس سرٹیفکیٹ حاصل کرنے سے مستثنیٰ ہوں گے۔

ایتھنز۔ وزیر اعظم یونان نے ایک اعلان میں بتایا کہ معاہدہ بلقان کو فوجی اتحاد میں تبدیل کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ معاہدہ بلقان میں یونان، ترکی اور یوگوسلاویہ شامل ہیں۔

ڈیرہ دون۔ نیشنل ڈیفنس اکیڈیمی ڈیرہ دون کے "جوائنٹ سروس ونگ" کے آٹھویں کورس کے ۱۵۱ کیڈٹوں کے کامیاب ہونے کی تقریب رخصتی پریڈ منعقد ہوئی۔ ان میں سے بعض کو بحری اور بعض کو فضائی ورنگ میں شامل ہونے کا اہل قرار دیا گیا۔

جودھپور۔ پولیس کی ایک پارٹی نے جیا منڈر کے علاقہ میں چھاپہ مار کر سو سو روپے کے سات لاکھ کے جعلی نوٹ ایک ڈائریس ٹرانسمیشن اور دس سیر افیون برآمد کی۔ پولیس پارٹی ایک چوری کے سلسلہ میں تلاشی لینے آئی تھی۔ مگر چوری کے سامان کی بجائے یہ سامان مل گیا۔

بمبئی۔ ایک مقامی اخبار کو معلوم ہوا ہے کہ دسویٹرز لمیٹڈ کی ایک فرم سے گولہ بارود کی خریداری میں ہندوستانی فضائیہ کو تین کروڑ روپے کا نقصان ہوا ہے۔ کیونکہ گولہ بارود نکما تھا۔

کلکتہ۔ خواتین کی سہ روزہ نیشنل کانگرس کا افتتاح کرتے ہوئے مسز ارملا دیوی نے تقریر میں کہا کہ ہندوستانی عورتوں کو اپنے گھروں میں بھی اور گھروں کے باہر بھی ڈبل پارٹ ادا کرنا ہے کیونکہ شاستروں کے مطابق بیوی اپنے خاوند کی مشیر اور ساتھی ہے۔

واشنگٹن۔ یہاں پانچ طاقتی کانفرنس شروع ہو گئی اس میں ہند چینی کی قومی فوج کو جنگ کی تربیت دینے کے امکانات پر غور کیا جائے گا۔ نیز یہ کہ امریکہ اس میں کیا رول ادا کر سکتا ہے۔

واشنگٹن۔ ۵ر جون وزیر خارجہ امریکہ نے ہندوستان کو اقتصادی امداد دینے کی سفارش کی ہے۔

واشنگٹن۔ امریکی دفتر خارجہ نے اعلان کیا ہے کہ حکومت امریکہ آئندہ مالی سال میں ترکی کو فوجی امداد کے پروگرام میں اضافہ کرنے کے لئے تیار ہے۔

کراچی۔ عوامی لیگ کے کنوینر مسٹر سہروردی نے ایک بیان میں گورنری حکومت کے قیام اور دفعہ ۹۲ الف کے نفاذ پر نکتہ چینی کی ہے۔ اس سے قبل وہ اپنی علالت کے باعث اس بارہ میں کوئی بیان نہ دے سکے تھے۔

ڈیرہ دون۔ سخت باد و باراں کی وجہ سے یہاں تمام ٹیلیگرافی تار ٹوٹ جانے کے باعث سلسلہ مواصلات منقطع ہو گیا۔

دہلی۔ جیلوں میں قیدیوں کے سدھار کے لئے ایک سکیم مرتب کی گئی ہے۔ جس کے تحت انہیں باقاعدہ تعلیم دی جائے گی تاکہ وہ باہر نکل کر روزی کمانے کے قابل ہو سکیں۔ فی الحال ڈسٹرکٹ جیل دہلی میں بعض اصلاحات تجربۃً نافذ کی گئی ہیں۔

پیرس۔ ہندوستان کی وزارت خارجہ کے سیکرٹری مسٹر آر کے نہرو نے پریس کانفرنس میں بتایا کہ پیرس مذاکرات کی ناکامی کا سبب یہ ہے کہ طرفین کے نظریات میں مطابقت نہ تھی۔ یہ مذاکرات ہندوستان میں فرانسیسی بستیوں کے متعلق ہو رہے تھے۔

واشنگٹن۔ یہاں ۳ر جون کو نماز عید الفطر میں مقامی مسلمانوں اور مسلم سفیروں نے شرکت کی۔ اسلامک سینٹر میں ایک تقریب ہوئی جس کی صدارت ڈاکٹر محمد حبیب اللہ نے کی جو واشنگٹن کے اسلامی مرکز کے ڈائرکٹر ہیں۔

پیرس۔ ایک سرکاری کمیونک میں بتایا گیا ہے کہ ہند و فرانس کے درمیان جو مذاکرات ہند میں فرانسیسی بستیوں کے متعلق ہو رہے تھے۔ وہ ٹوٹ گئے ہیں۔

۱۶ر جون۔ علیگڑھ۔ کل یہاں فساد ہونے پر ۲۵ آدمی زخمی ہو گئے اور ۱۵ دوکانیں لوٹ لی گئیں۔ فسادیوں نے ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس کو بھی زخمی کر دیا۔ ۷۸ گرفتاریاں ہو چکی ہیں۔ دفعہ ۱۴۴ نافذ کر دی گئی ہے۔

مظفر پور۔ شمال مشرقی ریلوے کی لکھنؤ کٹیہار پسنجر ٹرین کو دو سٹیشنوں کے درمیان ڈاکوؤں نے روک کر میل ڈبے کو لوٹ لیا۔ مسلح ڈاکو چلتی ٹرین میں میل ڈبے میں داخل ہوئے تھے۔ انہوں نے ایک سارٹر کو زخمی کر دیا اور بیمہ کے تھیلے لے کر چلتی گاڑی سے کود کر بھاگ گئے۔

رنگون۔ ٹوکیو یونیورسٹی کے ڈاکٹر متسوبائی نے ایک بیان میں کہا کہ مشرقی ممالک کو متوقع ریڈیو ایکٹیو بارشوں سے خطرہ ہے۔ آپ نے بعض مغربی ممالک سے اپیل کی کہ امریکہ وغیرہ پر زور دیا جائے کہ آئندہ ہائیڈروجن اور ایٹم بموں کے تجربات بند کر دیئے جائیں۔

دہلی۔ حکومت ہند نے فیصلہ کیا ہے کہ غیر مفید نکاسی جائدادیں عموماً فروخت کر دی جائیں۔ ان جائدادوں کو شرنارتھی اور مقامی باشندوں کو خریدنے کا ایک حق ہوگا۔ گذشتہ سال بھی فروخت کا کام شروع کیا گیا تھا مگر پاکستان کے احتجاج پر روک دیا گیا تھا۔

نئی دہلی۔ ۶ر جون۔ دنیا کے بعض بڑے بڑے اخبارات نے مشرقی بنگال میں گورنری راج کے قیام کی مذمت کی ہے۔ صرف نیویارک ٹائمز نے حمایت کی ہے۔

مدراس۔ ۶ر جون۔ صدر کانگرس مسٹر نہرو نے مدراس کانگرس کے نام پیغام میں خیال ظاہر کیا ہے کہ آئندہ چند ہفتے امن عالم کے لئے بہت اہم ہیں اور اس مدت میں فیصلہ ہو جائے گا کہ کیا بین الاقوامی حالات امن پر منتج ہوتے ہیں یا جنگ پر۔

ڈھاکہ۔ مشرقی بنگال کے گورنر میجر جنرل سکندر مرزا نے ایک بیان میں کہا ہے کہ میں کمیونسٹوں کا خاتمہ کرنے اور مزدوروں کے جھگڑے روکنے کے لئے سخت کارروائی کروں گا۔

کراچی۔ ۵ر جون۔ مغربی پاکستان میں مسلم لیگ کے مقابلہ میں متحدہ محاذ کے قیام کے امکانات کو اب ختم سمجھا جا رہا ہے۔ اس لئے کہ مشرقی بنگال کی وزارت کی برطرفی سے مخالف پارٹیوں کا زور کم ہو گیا ہے۔

۷ر جون۔ مدراس۔ پنڈت جواہر لال نہرو صدر کانگریس نے مدراس کانگریس پردیش کے نام ایک گشتی مکتوب میں زبان کے مسئلہ پر اظہار خیال کرتے ہوئے کہا ہے کہ اردو ہمارا بیش قیمت خزانہ ہے۔ اور اس کو دبانے کی کوشش ایک غم آفرین واقعہ ہوگا نیز اس زبان کو دبانے سے ہندوستان کے کثیر التعداد لوگوں کو احساس ہوگا کہ ان کو انصاف و آزادی سے محروم کیا جا رہا ہے۔

قاہرہ۔ مصر میں ناکام انقلابی سازش کے ملزم کپتان احمد علی حسن کے خلاف استغاثہ نے عدالت پر زور دیا ہے کہ انہیں بغاوت کے جرم میں سزائے موت دی جائے۔

علیگڑھ۔ یہاں فسادات کے سلسلہ میں ۹۰ گرفتاریاں عمل میں آ چکی ہیں۔ اب حالات کے معمول پر آ جانے کی وجہ سے کرفیو اٹھا لیا گیا ہے۔ یہاں کے فسادات کی تفاصیل سے معلوم ہوتا ہے کہ فسادیوں نے لوٹ مار کے علاوہ تیرہ دوکانیں جلا ڈالیں اقلیتی فرقہ کو شدید نقصان ہوا ہے۔

اندور۔ اچاریہ کرپلانی صدر پرجا سوشلسٹ پارٹی نے یہاں پارٹی کی جنرل کونسل میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ کانگرس حکومت نے مسئلہ بیروزگاری کو حل کرنے کے لئے نتیجہ خیز تدابیر اختیار نہیں کیں۔ آپ نے کہا دنیا میں ہندوستان ہی ایک ایسی جمہوریت ہے۔ جہاں جنگ کے خاتمہ کے ۹ سال بعد بھی دفاع کا ہنگامی قانون جاری ہے۔

جودھپور۔ یہاں شدید چیچک سے بچنے کے لئے رات کی تاریکی میں پچاس برہنہ عورتوں نے شہر کے وسط سے جلوس نکالا اور تین میل کے فاصلہ پر مرگھٹ میں پہنچ کر موت کے دیوتا کی پوجا کی اور پرارتھنا کی کہ ان کے بچوں کو موت کے منہ سے بچا لیا جائے۔

> خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں